يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (2-185)

مفھوم

اے ایمان والو! کیوں کچھ وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، یہ بڑی ناراض کرنے والی بات ہے اللہ کے نزدیک، جو کہو وہ کچھ جو کرو نہیں

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اصلاح کا عمل

پہلے اپنے آپ سے شروع کیا جائے

عزیز اللہ بوہیو

قیمت =/20

سندھ ساگر اکیڈمی

قرآن حکیم کی تفہیم میں حکومت سعودیہ کی خیانت

اہل حدیث فرقہ کے ماہوار رسالہ رشد لاہور کے قرائات نمبر حصہ اول میں جو انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت سعودیہ کے پبلشنگ ادارہ مجمع ملک فہد نے علم حدیث میں بتائی ہوئی بات کہ قرآن سات قرائتوں میں نازل ہوا ہے اُس کے اتباع میں متعدد قرآئات کو قرآن میں شامل کر کے کئی ایڈیشن جدا جدا قرائتوں والے شائع کیئے ہیں اور ادارہ مزید بھی ایسے ایڈیشن چھپوانے کا پروگرام رکھتا ہے، اس عمل میں یہ اہل حدیث لوگ بھی اسکی معاونت کرینگے۔ بھر حال ابتک تو میں ایسے تحریفی نسخے حاصل نہیں کرسکا البت میرے پاس سعودیہ کے مجمع ملک فہد ادارہ کے دو عدد جدا جدا نسخے قرآن حکم کے موجود ہیں، ایک براہوئی زبان میں ترجمہ والا ہے دوسرا بغیر ترجمہ کے ہے۔ جاننا چاہیے کہ رموز اوقاف کے سلسلہ میں علماء قرآن نے یہ لکھا ہے کہ متن قرآن میں جس جگہ ج لکھا ہوا ہو اس مقام پر ٹھیرنا اچھی بات ہے اگر کوئی رکے بغیر آگے چلاجاتا ہے تو کوئی گناہ نہیں۔ سو قرآن حکیم کی سورت یوسف کی آیت نمبر 24 میں براہوئی زبان میں ترجمہ والے نسخے میں نیز دنیا بھر کے دیگر مطابع کے شائع کردہ نسخوں میں جملہ ولقد همت به کے اوپر درمیان میں ج کا وقف لکھا ہوا ہے لیکن مجمع ملک فہد کے شائع کردہ بغیر ترجمہ والے دوسرے نسخہ میں یہ وقف والا ج جملہ وهم بها، کے بعد لکھا گیا ہے پہلی صورت میں معنی یہ بنتی ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے جناب یوسف علیہ السلام سے برائی کا ارادہ کیا''گ. یہ جیم جو دوسرے نسخے کے مطابق وهم بها کے بعد میں لکھا گیا ہے، اسکی معنی یہ بنے گی کہ یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کی بیوی سے برائی کا ارادہ کیا (نعوذ باللہ) اب کوئی بتائے کہ حکومت سعودی رموز اوقاف کے حوالہ سے مفہوم قرآن میں یہ ہیرا پھیری کیوں کررہی ہے۔ کس کے حکم پر کر رہی ہے؟ حکوم سعودی والوں نے یہ اللہ کے نبی کی عصمت پر حملہ کیا ہے۔

چو کفر از کعبہ، برخیزد کجا ماند مسلمانی

دیکھنا شاہی قباؤں کا تماشہ دیکھنا
وقت کے دامن پہ ہوگا تاجداروں کا لہو

ازقلم : عزیز اللہ بوہیو، ساکن ولیج خیر محمد بوہیو براستہ نوشہرو فیروز سندھ

اس گھر کو آگ لگ گئی، گھر کے چراغ سے

جب سے شعور سنبھالا ہے وقفہ وقفہ سے عالم کفر و عالم دجل کے کیمپ سے گستاخئ رسول اور توہین اسلام پر مشتمل من گھڑت الزامات بھرے کتب کی خبریں سنتے آرہے ہیں۔ اور اب الیکٹرانک میڈیا کے دور میں ایسے مواد کی فلمیں خاکے ویب سائیڈوں پر تسلسل کے ساتھ شائع کئے جارہے ہیں۔ بائیبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کے صدیوں سے انسانوں نے اللہ عزوجل کی جانب سے علم وحی لانے والے انبیاء کے شان اقدس کے خلاف بھی بہت کیچڑ اچھالی ہے۔ اہل مطالعہ لوگ جانتے ہونگے کہ مسلم امت کا تیار کردہ علم روایات یہ بھی بگڑے ہوئے توریت کی من گھڑت کہانیوں کی نقل ہے، اسی خاطر حدیث سازوں نے اپنی نقل کو چھپانے کیلئے ایک حدیث یہ بھی بنائی کہ کوئی مسلم انبیاء کو ملی ہوئی اگلی کتابیں کو نہ پڑھے۔ وہ حدیث یہ کہ ایک دن حضرت عمر جناب رسول کے سامنے توریت پڑھ رہے تھے اور اسے توریت پڑھتے ہوئے جناب رسول اللہ نے دیکھا تو انکا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا پھر ساتھ بیٹھے ہوئے جناب صدیق اکبر نے عمر کو ٹھوٹھ لگاتے ہوئے کہا کہ الاتری وجہ رسول اللہ یعنی جناب رسول کا غصہ سے بھرا ہوا چہرا نہیں دیکھا آپنے؟ پھر جو جناب عمر نے جناب رسول کو غصہ کی حالت میں دیکھا تو جیسے کہ وہ اپنے ایمان کی تجدید کرنے لگ گیا۔ پھر جواب میں جناب رسول نے فرمایا کہ لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو اسے بھی میری اتباع کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہ ہوتا،

جناب قارئین! سورۃ مائدہ کی آیات 46 سے 48 تک کو غور سے پڑھیں کہ توریت کی تصدیق کے لئے انجیل نازل کی گئی، پھر توریت اور انجیل دونوں کی تصدیق کے لئے قرآن کو نازل کیا گیا، مزید براں سورہ النساء کی آیت نمبر 163 میں یہ بھی فرمایا گیا کہ انا ارسلنا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ، یعنی نوح سے محمد علیہم السلام تک جملہ انبیاء کی تعلیمات ایک ہی ہیں۔ اب کوئی بتائے کہ جناب رسول اللہ عمر کو یا کسی اور کو بھی اگلی امتوں کو ملی ہوئی کتابوں کے پڑھنے سے کیوں روکینگے؟ قرآن کی اطلاعات کہ اگلی کتابوں میں تحریف کی گئی ہے۔ کے بعد اگلی امتوں کو انہیں ملی ہوئی کتابوں کو اب تو ضرور پڑھنا چاہیئے، اور انکے اندر غور کرنا چاہیئے کہ انکے نئے ملاوٹ والے ایڈیشن قرآنی تعلیمات سے کتنا تو ہٹ کر لکھے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کا اللہ پاک نے جو ذمہ اپنے سر لیا ہے کہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ (42_41) یعنی قرآن حکیم میں باطل کی ملاوٹ، توریت انجیل کتابوں کے اندر ملاوٹ والی عبارات کی طرح قرآن کے اندر آگے پیچھے شامل نہیں کی جاسکتیں" اسلئے دشمنان علم وحی کو جب کتاب قرآن کی عبارات اور متن میں قرآنی قوانین کو مسخ کرنے والے مقاصد کی

عبارات کی آلٹریشن مشکل اور محال نظر آئیں تو انہیں قرآن سے ہٹ کر جدا وحی غیر متلو اور وحی خفی کے نام سے رد قرآن کیلئے علم روایات کی کتابیں ایجاد کرنی پڑیں" عجب بات ہے کہ روایات پرست لوگ کہتے ہیں کے یہ بھی من جانب اللہ وحی کے ذریعہ سے ملی ہیں تو پھر وحی متلو اور وحی جلی کی کتاب قرآن تو اللہ نے ایک عدد نازل فرمائی ہے پھر اس وحی متلو اور وحی جلی کے قوانین کو منسوخ بنانے کیلئے بجائے ایک کے بیسیوں کتابیں وحی خفی کے نام والی نازل کیں یہ ایسے کیونکر کیا؟ یعنی وحی خفی کی کتاب بھی ایک بھیجتے!! پھر ان روایات کے اندر جیسے کہ ان میں ملاوٹ کرنے والے یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی شان کے خلاف توہین اور گستاخی کی جو حدیثیں لکھی ہیں پھر امت مسلمہ کیلئے حدیثیں لکھنے والوں نے بھی انکی نقل کرتے ہوئے جناب خاتم المرسلین کی شخصیت اور انکی ازواج مطہرات اور اصحاب کرام کے شان اقدس کے خلاف گستاخی والی ان گنت حدیثیں وحی خفی اور وحی غیر متلو میں رکھ کر اپنے اندر کی بھڑاس نکالی ہے، پھر اپنی چوری چھپانے کیلئے حدیثیں سنانے لگے کہ قرآن کے ہوتے ہوئی کوئی توریت وانجیل کو نہ پڑھے" میں یقین سے کہتا ہوں کہ توریت وانجیل میں ملاوٹ والے مواد اور وحی خفی اور غیر متلو والی روایات کے مواد کو ملا کر کوئی شخص اگر موازنہ کریگا تو، توریت کو بگاڑنے والوں اور اسلام میں علم روایات کو شامل کرنے والوں کا فکری اور نظریاتی رشتہ معلوم ہوجائے گا"

این گناہیست کہ در شہر شانیز کنند

عالم کفر اور عالم دجل کی کیمپوں سے جو مواد توہین اسلام اور جناب رسول اللہ کے شان اقدس کے خلاف گستاخانہ ہتک پر مبنی ہوتا ہے دشمنوں کو انکی بنیاد اور منبع، اکثر و بیشتر علم حدیث کی جھوٹی روایات سے حاصل ہوتی ہے پھر اس پر مزید گستاخانہ خاکے اپنی طرف سے بھی بڑھادیتے ہیں۔ مجھے ایک آدمی نے اپنے کمپیوٹر سیٹ کی ڈنمارک اور ناروے والے خاکہ سازوں کی ویب سائیڈ کھول کر ایک خاکہ دکھایا کہ جناب رسول کو ایک کمسن چھوٹی بچی کے ساتھ دکھایا ہوا تھا، پھر وہ کمپیوٹر آپریٹر مجھے سمجھا رہا تھا کہ یہ ساتھ والی بچی عائشہ صدیقہ نبی کی گھر والی ہے جناب قارئین! آج کے دور میں دنیا والوں کو اتنا ثابت کرکے دکھانا کہ دیکھو مسلم امت کا نبی باون چون سال کی عمر میں چھ سال کی کمسن بچی سے شادی کر رہا ہے۔ جبکہ خود پاکستان گورنمنٹ والے بھی اتنی بے جوڑ شادی پر دولہا اور اسکے حامیوں کو گرفتار کرتے ہیں" مطلب کہ یہ بھی بڑی رسوائی کی بات ہے، لیکن یہ بے جوڑ عمر میں شادی کو قرآن نے تو رد کیا ہے۔ (4_6) (6_152) لیکن علم حدیث نے اسے جائز قرار دیا ہے، ایسے اہانت آمیز اور گستاخئ رسول پر مبنی خاکوں کے خلاف امت مسلمہ کے احتجاج کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور دل میں بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں کہ شان رسالت کے تحفظ کیلئے امت والوں کا جذبہ بھی قابل تحسین ہے، میں امت والوں کے اس

احتجاج والے عمل میں صرف اتنا مطالبہ ضروری سمجھتا ہوں کہ کفار کی کیمپ سے توہین رسالت کے خلاف جتنا احتجاج ہم کرتے ہیں، اتنا ہی احتجاج مسلم کیمپ کے ایسے خلاف قرآن روایت سازوں کے خلاف بھی کرنا چاہیے۔ آگے ایسے ہی کچھ مزید خاکے بھی دکھائے گئے، جو ان میں کے پسمنظروں کے کچھ حصے حدیثوں سے ملتے جلتے تھے اور کچھ حصے دشمنوں نے اپنی طرف سے بڑھائے ہوئے تھے یہاں تفصیل سے انکی بات کرنا ایک طرح سے گند کھولنے کے برابر سمجھتا ہوں، میں امت مسلمہ کے غیور حضرات کے خدمت میں ایک اپیل کرتا ہوں کہ،

من ازبیگانگا ہر گز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

دشمن کا تو کام ہی دشمنی کرنا ہے۔ پہلے اپنوں کے زخم دینے پر بھی سوچا جائے، دشمان دین اسلام اور دشمنان رسول یورپین لوگ مسلم امت کے عوام اور علماء دین سے بھی زیادہ، مسلم امت کے روایات والے اسلام سے واقف ہیں، یہ لوگ جتنے بھی اہانت آمیز خاکے اور فلمیں دنیا والوں کو دکھارہے ہیں انہیں انکے کئی خاکوں کے حوالہ جات بھی معلوم ہیں کہ وہ کن کن حدیثوں سے انہوں نے ترتیب دئے ہیں۔ اور انہوں نے کوئی مصلحت سوچی ہوئی ہے کہ وہ اپنے تیر ونشتر والے توہین آمیز خاکوں کے ماخذ والے علم کے حوالے نہیں لکھتے، وہ خاص اسلئے کہ مسلم امت والے انکو ملے ہوئے علم روایات سے بدک کر کہیں قرآن کی طرف چلے نہ جائیں، یہاں جو خاکے اب تک میڈیا میں لائے گئے ہیں انہیں چھوڑ کر میں علم حدیث کی چند روایات کے حوالوں سے قارئین سے سوال کرتا ہوں کہ مستقبل میں اگر ان حدیثوں کے خاکے اور فلمیں بنائی گئیں جو امام بخاری کی کتاب اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں، تو پھر خاکہ سازوں اور فلم سازوں کے ساتھ ساتھ ایسی روایات پڑھنے پڑھانے والوں کے خلاف بھی آواز اٹھانی چاہیے، بلکہ دشمنوں نے اگر ایسے خاکے اب تک نہیں بھی بنائے تو ہمیں ایسے خاکوں کے بنانے سے پہلے بھی احتجاج کرنا چاہیئے۔ مسلم اور بخاری کی یہ حدیث کہ کوئی شخص رات کو دیر سے اپنے گھر میں نہ جائے کہ کوئی ان کے ساتھ خیانت نہ کررہا ہو یا انکی پردہ والیوں کی ٹوہ میں نہ لگا ہوا ہو۔ سوچا جائے کہ،
دشمن لوگ اس حدیث کے مفہوم پر، بڑی خطرناک فلمی سین بنا سکتے ہیں بحوالہ مسلم و بخاری کتاب بخاری کے کتاب الجہاد والسیر میں باب نمبر 189 کی حدیث ہے جسکا نمبر ہے 265 ۔ اسمیں ہے کہ جناب رسول علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مشرکوں پر جب شب خون مارا جاتا ہے تو انکے ساتھ جو عورتیں اور بچے ہوتے ہیں وہ بھی قتل ہوجاتے ہیں، اسپر آپ نے جواب دیا کہ وہ بھی ان میں سے ہیں۔ جناب قارئین! اس حدیث کو بھی دشمن لوگ ہمارے رسول کے منفی تعارف کیلئے خطرناک حد تک دنیا والوں

کے سامنے پیش کرسکتے ہیں بخاری کے حوالہ سے مزید۔ مثال کہ بخاری کی حدیث جو کتاب التفسیر میں لائی ہوئی ہے سورت احزاب کے ذیل میں حدیث کا نمبر ہے (1900) جسمیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ، عمر بن الخطاب جناب رسول کو کہتے ہیں کہ آپکے گھر میں نیکوکار اور بدکار لوگوں کا آنا جانا ہے، اسلئے اگر اپنی بیویوں کو پردہ کا حکم دیں تو بہت اچھا ہوگا، (قارئین کی اطلاع کیلئے کہ نابکار شخص ملعون رشدی کے بدنام ناول، شیطانی آیات، کا بنیاد اس روایت پر ہے)
جناب قارئین! امام بخاری نے اپنی کتاب میں ایک کتاب بنام کتاب الدیات لکھی ہے اسمیں ایک باب میں لکھا ہے کہ من اطلع فی بیت قوم ففقئوا عینه فلا دية له" یعنی کوئی شخص اگر کسی قوم کے گھر میں جھانکے اور وہ لوگ اسکی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر اسکی دیت نہیں۔ باب کا نمبر ہے (1018) جو حدیث لائی گئی ہے اسکا نمبر ہے 1793 حدیث ہے کہ عن انس رضی الله عنه ان رجلا اطلع فی بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم فقام الیه بمشقص او بمشاقص وجعل یختله لیطعنه" یعنی ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے بعض کے اندر جھانکا، تو آپ اسکی طرف تیر کا پھل لے کر کھڑے ہوئے اور اسطرح ظاہر کرنے لگے گویا اسکو چبھونا چاہتے ہیں" میں قارئین سے سوال کرتا ہوں کہ دشمن لوگ اسطرح کی حدیثوں پر کیا کیا تو خاکے بنا سکتے ہیں؟ پھر کیا ہم امت والوں پر یہ فرض نہیں بنتا کہ ایسے خاکے بنانے والوں کے خلاف احتجاج کرتے وقت ایک جلوس توہین رسالت والی حدیثیں لکھنے پڑھنے پڑھانے والوں کے خلاف بھی نکالیں" علاوہ ازیں امام بخاری نے اپنی کتاب کے کتاب البیوع کے باب نمبر 1375 میں ایک ہی حدیث لائی ہے تین آدمیوں کے نام سے، ایک حسن بصری دوسرا اصحابی رسول ابن عمر تیسرا شخص عطاء، مسئلہ ہے کہ هل یسافر الرجل بالجاریه قبل ان ----- یستبرئها، یعنی کیا لونڈی کے ساتھ استبراء سے پہلے (ماہواری سے پاک ہونے سے پہلے اس سے ہمبستر ہونا) سفر کرسکتا ہے، حسن بصری نے بوسہ یا مباشرت میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا، اور ابن عمر نے کہا کہ ایسی لونڈی ہبہ کرے یا بیچی جائے یا آزاد ہو جس سے صحبت کی جاتی تھی تو ایک حیض سے استبراء کرے اور کنواری عورت کیلئے استبراء نہیں ہے، عطاء نے کہا کہ حاملہ لونڈی سے فرج کے سواء دوسرے روٹ سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جناب قارئین! بتایا جائے کہ امام بخاری کی اس حدیث پر دشمن لوگ کیا کیا تو حاشیوں پر حاشیے لگا کر خاکے بنا سکتے ہیں بحوالہ امام بخاری"
بخاری میں کتاب النکاح کے اندر ایک حدیث ہے جسکا نمبر 218 ہے جسکی عبارت ہے کہ سمعت انس بن مالک قال جائت امراۃ من الانصار الی النبی صلی الله علیه وسلم فخلا بها فقال والله ان کن لاحب الناس الی، یعنی ایک انصاری عورت رسول اللہ کی خدمت میں آئی، آپ نے اس سے خلوت کی اسکے بعد

اس سے کہا کہ تم انصار کی عورتیں مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو" سوچیں کہ دشمن لوگ خبر نہیں کہ اس حدیث سے کیا سے کیا کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ روایتیں تو مسلم آدمیوں کے دماغ بھی چکرارہی ہیں سواء پڑھنے پڑھانے والے علماء کرام کے دماغوں کے "کتاب بخاری کے اندر ایک حصہ ہے کتاب المغازی کے نام سے اسکے اندر ایک حدیث ہے جسکا نمبر 1499 ہے۔ اسمیں ہے کہ بریدہ نامی شخص اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ نے علی کو (یمن) خالد بن ولید کی طرف خمس کا مال لینے کیلئے بھیجا، اس خمس کے مال میں ایک لونڈی تھی جسکے ساتھ علی نے رات کو جماع کیا، پھر غسل بھی کیا، تو میں نے اس بات کی شکایت خالد سے کی کہ الاترى الى هذا، کیا آپ اسکی طرف نہیں دیکھتے۔ اسکے بعد ہم جناب رسول کی خدمت میں آئے تو ذکرت ذالك له فقال یا بریده اتبغض علیا" میں نے جب یمن میں علی کا قصہ انہیں سنایا تو فرمایا کہ اے بریدہ آپ علی سے بغض رکھتے ہیں تو میں نے جواب میں کہا نعم ہاں میں علی سے بغض رکھتا ہوں، تو رسول اللہ نے جواب میں فرمایا کہ لاتبغضه فان له فی الخمس اکثر من ذالك، یعنی علی سے بغض نہ رکھو علی کا خمس کے مال میں تو اس سے بھی زیادہ حصہ ہے، اب کوئی بتائے کہ یہ حدیث تو ویسے ہی قرآنی نظریہ کے خلاف ہے، اسکو تو مسلم لوگ بھی قبول نہیں کرینگے، لیکن ڈنمارک، ناروے اور امریکن میڈیا کے لوگ تو اسطرح کی حدیثوں پر توہین رسالت کے پہاڑ کھڑے کر سکتے ہیں، کتاب بخاری کے حوالوں سے، جناب قارئین! ایسی لاتعداد حدیثیں ہیں جنکو یہاں نقل کرتے بھی شرم آتی ہے، خبر نہیں کہ غالب نے کس کو کہا تھا کہ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ۔ مسلم امت کے بھی خواہ لوگ آگے نکل آئیں اور روایات گزیدہ اسلام سے امت کی جان چھڑائیں میں متعدد بار یہ بات لکھ چکا ہوں کہ فرعونی، قارونی، ہامانی باقیات عالمی استحصالی سرمایہ دار شاہی کے لوگ، قرآن والے اسلام کا راستہ روکنے کیلئے سعودی خاندان پر توپوں کے دھانے تانے ہوئے ہے، کہ ہر قیمت پر خود کعبہ سے ہی قرآن کے راستے روکے جائیں کہ کہیں لوگ اسکے فلسفہ معیشت اور قل العفو" (2_219) میں پوشیدہ راز سے آشکار نہ ہو جائیں"

میں یہ گذارش کرچکا ہوں کہ توہین رسالت کے خاکہ ساز دشمنان اسلام اور انکی سرپرست عالمی سرمایہ دار شاہی ہم مسلم امت والوں کے مقابلہ میں ہمارے علوم دینیہ کی ہم سے زیادہ عالم ہے، اور وہ سورت توبہ کے اس حکم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں انما المشركون نجس فلا يقربو المسجد الحرام بعد عامی هذا (9_28) یعنی مشرک لوگ خباثتوں سے بھرے ہوئے ہیں انہیں مسجد حرام کے قریب نہ آنے دو یہاں آیۃ 28 سے لیکر 35 تک ایک ہی بات کو سمجھایا گیا ہے، مسجد حرام قرآنی تشریح کی روشنی میں امت مسلمہ کی ایک طرح سے سپریم کورٹ تھی اور تعلیم قرآن کی جامعہ ام القریٰ یونیورسٹی بھی، سو اللہ نے ان

آیات میں یہ حکم دیا ہے کہ مشرک اور یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان لوگ اگر آپکی عدالت اور درسگاہ میں قریب رہے تو وہ اس یونیورسٹی کے نصابی کتاب قرآن کے مقابلہ میں خرافاتی روایات والے علوم کو شریک کرینگے، نیز عدالتی فیصلوں میں بھی خالص قرآن کی جگہ علم روایات کے ترمیمی اور تنسیخی فلسفہ کے فیصلوں کو قرآن کی جگہ لے آئینگے اسلئے انکو اپنے مرکز سے دور رکھو۔ سو آج آئی ایم ایف والوں نے اپنی گماشتہ سعودی حکومت کو حکم دیا ہوا ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر جو عدالتیں قائم ہیں انکے فیصلوں کا ماخذ قانون، بجاء قرآن کے امامی روایات والا علم بنادیا جائے" اسطرح سے انہوں نے اللہ کے حکم فلا یقربوا المسجد الحرام کا بدلہ لے لیا ہے، ہم مسلم لوگ تو سرے سے اللہ کے اس حکم کو سمجھے ہی نہیں تھے کہ مشرکوں کو مسجد حرام کے قریب نہ آنے دینے کی معنیٰ کیا ہے؟ یعنی اللہ نے تو فرمایا کہ مسجد حرام کی عدالت والے قانون قرآن کے ساتھ کسی بھی علم کو شریک نہ بناؤ، اسلام دشمن عالمی دجال ہم سے الٹا عمل کرا رہا ہے کہ اسنے جو خلاف قرآن امامی علوم دئے ہوئے ہیں، ہم اپنے فیصلے اور معاشرے اس علم سے چلائیں ان میں اصلی سچ یعنی قرآن کو شریک نہ بنائیں یا اور بھی کھلے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ خلاف قرآن علوم پڑھانے والا دجال آج بھی موجود ہے اور اس دجال کے مقابلہ میں آج بھی سچا امام اور سچا مہدی قرآن بھی موجود ہے۔

ڈالروں، پونڈوں، ریالوں پر پلے ہوئے دانشور اپنی تنخواہیں بچانے کیلئے ہم پر دھونس جما رہے ہیں کہ علم حدیث کے سوا تم لوگ علم کی دنیا میں ایک قدم بھی نہیں چل سکوگے، اسلئے کہ جناب رسول کی رسالت والی مشنری کو چلانے والے اصحاب رسول کی جماعت کے اسماء گرامی اور تاریخ سے تو قرآن خالی ہے، قیادت اسلامی کی اس پہلی صف کا تعارف علم حدیث کے سواء محال ہے، انکی چیلنج اور سوال کے جواب میں، میں عزیز اللہ بوہیو عرض گذار ہوں کہ علم حدیث نے جو اصحاب رسول کا تعارف کرایا ہے اور انکے نام بتائے ہیں، انکے ایسے علم سے تو ہمیں خبر ملی ہے کہ یہ علم حدیث ایجاد کرنے والے لوگ جناب خاتم الانبیاء اور اسکے اصحاب کی جماعت کے دشمن ہیں۔ بتاؤ کہ تمہاری جناب رسول اور اصحاب رسول سے کتنی عداوتیں تمہیں نوٹ کرائیں؟ آپکے علم حدیث نے کتاب بخاری میں سورہ مائدہ سورۃ انبیاء کے تفسیر کی آخری حدیثوں میں لکھا ہے کہ قیامت میں جناب رسول کے سامنے سے اصحاب رسول کو گرفتار کرکے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا، میں رسول جب پکاروں گا کہ انہیں کیوں لے جارہے ہیں یہ تو میرے صحابی ہیں تو مجھے جواب دیا جائیگا کہ لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم منذ فارقتهم یعنی جب سے آپ ان سے جدا ہوئے تھے اس وقت سے لیکر یہ لوگ ہمیشہ مرتد ہی رہے ہیں (نعوذ باللہ)

جناب قارئین! امام بخاری نے اپنی مخصوص عادت کے مطابق اس حدیث کو سارے کتاب میں کئی بار تکرار سے ذکر کیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو بخاری صاحب اپنی ذہنی سوچ کی طرح دشمن اصحاب بنا سکے،
جناب قارئین! آپ نے ابھی جو گذشتہ چند احادیث کتاب بخاری کی ملاحظہ فرمائی ہیں ان روایات کے پیش نظر بھی بتائیں کہ توہین رسول واصحاب رسول میں ان حدیث سازوں سے بڑھکر اور کون ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اصحاب رسول کے ناموں سے خالی ہے یہ کارنامہ صرف علم حدیث کا ہے جسنے انکے نام سکھائے ہیں،
جناب قارئین! انہوں نے مسلم امت پر ان کے نام بتانے کا کیا احسان کیا ہے؟ یہ لوگ ایسے نام نہ بتاتے تو اچھا ہوتا" ان کی حدیثوں میں منافقوں کے رئیس کا نام تو نہایت بہتر معنی والا عبداللہ بتایا گیا ہے، لیکن اسکے مقابل امت مسلمہ کے مؤمنین کے رئیس اول صدیق اکبر کا گالی والا نام "ابو بکر" یعنی کنواری کا باپ، حدیثوں میں لایا ہے، پھر ایک گالی پر انکی دل ٹھنڈی نہیں ہوئی تو دوسری گالی یہ بھی دی کہ وہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے۔ جبکہ قحافہ کی معنی المنجد نے کوڑا کرکٹ یعنی گند کچرہ بتائی ہے" انکے علم روایات میں کم سے کم میں نے صدیق اکبر کے بھائی یا بہن قحافہ نامی کا کوئی قصہ نہیں پڑھا، عین ممکن ہے کہ یہ گند کچرے والی گالی بھی حدیث سازوں نے جناب صدیق اکبر کو دوسرے نام کے طور پر تبرا کی نیت سے دی ہو" جناب قارئین ہمارا ان حدیث پرستوں کے برعکس یہ یقین ہے ایمان ہے کہ جناب رسول نے احکام واوامر ونواہی قرآن پر مکمل طور پر عمل کیا ہے، سو یقین سے جناب رسول اللہ نے اللہ کے حکم بئس الاسم الفسوق بعد الایمان پر عمل کرتے ہوئے اپنی حیات طیبہ میں کوئی بھی نام بری معنی والا رائج ہونے نہیں دیا ہے۔ تو پھر بتایا جائے کہ علم حدیث میں جناب صدیق اکبر کو دو عدد گالیوں والے ناموں سے کیونکر مشہور کیا گیا ہے" علم حدیث میں جناب رسول اللہ کی پہلی زوجہ ام المؤمنین کا نام بھی اہانت اور تذلیل والا "خدیجہ" بتایا گیا ہے جسکی معنی لغت کی کتابوں المنجد اور فیروز اللغات میں بتائی گئی ہے کہ کسی حیوان یا اونٹنی کا وہ بچہ، وہ حمل جو پیٹ میں مکمل ہونے سے پہلے ناقص الخلقت حالت میں، نامکمل حالت میں وقت سے پہلے گر پڑے!! بتایا جائے کہ جب جناب رسول اللہ کو اولاد ہی پہلی بیوی سے ہوئی ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ علم حدیث کے بتانے کے مطابق اگر وہ ماں خود ہی ناقص الخلقت کیفیت میں ماں کے پیٹ سے گر چکی ہیں اور پہلے یہ بھی کہ جناب رسول نے ایسی معذور ناقص الخلقت عورت سے شادی کیسے کی؟ پھر اس سے اولاد کیسے ہوئی۔ اور پھر جناب رسول نے اسکے عیب والے نام کو بھی قرآن کے حکم (49_11) کے مطابق کیوں تبدیل نہیں کیا۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ لغت کی کتابیں پڑھکر دیکھیں کہ ان میں فاطمہ کی معنی کیا لکھی ہوئی ہے وہ یہ کہ وہ عورت جو بچوں کا دودھ بند کرے، امام کلینی کی کتاب الکافی میں لکھا ہے

کہ امام حسین جب اپنی والدہ کو پیدا ہوئے تو ماں کی چھاتی میں دودھ نہیں تھا، حسین نانا کا انگوٹھا چوس چوس کر اس سے بڑے ہوئے ہیں۔
فاطمہ کا لقب علم حدیث میں بتول بتایا گیا ہے اور لغت کی کتاب المنجد نے اسکی معنی لکھی ہے غیر شادی شدہ کنواری عورت۔ پھر آگے لکھتا ہے کہ یہ فاطمہ اور مریم دونوں کا لقب ہے" لیکن اس لقب رکھنے کی بات کا ثبوت قرآن میں کہیں بھی نہیں ہے اب علم حدیث بنانے والوں سے کون پوچھے کہ یہ دونوں اولاد کی مائیں کنواری اور غیر شادی شدہ کیسے ہوئیں" رقیہ کی معنی جھاڑ پھونک منتر وغیرہ، کلثوم کی معنی لہسن جیسی" حیدر کی معنی خونخوار شیر، اب یہ لقب جو جناب علی کا علم حدیث والوں نے مشہور کیا ہے علی تو اللہ کا ایک صفاتی نام ہے پھر اسکا تو ایسا ہونا چاہیے جسکی معنی میں نام والی معنی کی توہین تو نہ ہوتی ہو، کیونکہ شیر تو وحشی درندہ ہوتا ہے، اسکی اللہ یا علی معنی بلند و بالا سے کوئی مناسبت نہیں بنتی" لوگوں نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ آپنے عثمان کی معنی سانپ کا بچہ لکھی ہے اور معاویہ کی معنی کتے کی بھونکنے، عباس کی معنی گندے چہرے والا لکھی ہے اسکا حوالہ بھی بتایا جائے، تو یہ معنائیں بھی لغت کی کتاب المنجد اور فیروز اللغات میں لکھی ہوئی ہیں" جناب قارئین یہ سب گالیوں والے تبرائی نام یہ سب علم حدیث کا کرشمہ ہے" یہ حدیثیں بنانے والوں اور ان روایات سے نقشیں بنانے والوں کو امام کا لقب دیا ہوا ہے، ان سارے اماموں کا تعلق ملک فارس سے ہے، مطلب کہ حدیث سازی اور امامت سازی کی فیکٹری جو فارسی زبان بولنے والوں کیلئے مخصوص ہے، اس فارسی زبان کی لغت میں درود لفظ کی معنی ہے کسی کی جڑ کاٹنا، تو کیا یہ نعرہ لگانا کہ درود بر محمد، کیا انکی فارسی زبان کے لحاظ سے یہ تبرا نہیں ہوئی؟
میرے ایک قرآنی فکر کے دوست ہیں وہ کہتے ہیں کہ انکے تعلق والے حدیث پرست مولوی لوگ اسے روکتے ہیں کہ قرآنی الفاظ کا مفہوم سمجھنے کیلئے لغت کی کتابیں پڑھنے کے بجائے علم حدیث پڑھو، سو جب سے آپنے لغت کے لحاظ سے اکابرین اسلام کے مشہور کردہ ناموں کی بگاڑی ہوئی تبرائی معنائیں بتائی ہیں تو مجھے اس سے اب پتہ لگا ہے کہ یہ لوگ ہمیں علم لغت پڑھنے سے کیوں روکتے ہیں؟ اس علم لغت نے تو ان مافیائی لوگوں کی اندر کی توہین اسلام، توہین صحابہ، والے مخفی چہرہ پر چڑھا ہوا نقاب اتار دیا ہے"

پاپا روم بینی ڈکٹ کے اسلام پر اعتراضات کا جائزہ

میں نے کچھ سال پہلے ویگن کی سواری میں حیدرآباد جاتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے پسینجر کو ایک رسالہ "محدث" نامی پڑھتے ہوئے دیکھا، تھوڑی دیر بعد اسنے رسالہ پڑھنا بند کیا تو میں نے اسے گذارش کی کہ میں بھی یہ رسالہ پڑھ کر دیکھوں اسنے رسالہ میرے حوالے کیا اور اسکے پہلے ہی

مضمون نے مجھے چونکا دیا جو کہ کیتھولک کلیسا کے پاپاء روم بنی ڈکٹ شانزدہم کے اسلام پر اعتراضات کے جائزہ پر مشتمل تھا۔ اس وقت تھوڑا ہی پہلے عالم اسلام میں بشمول پاکستان پاپاء روم کی طرف سے اسلام پر اعتراضات کی وجہ سے بڑے بڑے احتجاجات ہوئے تھے، مجھے ان دنوں خود جستجو تھی کہ مجھے پاپاء روم کے اسلام پر اعتراضات کا تفصیل مل جائے تو دیکھوں کہ کہتی ہے خلق خدا ہمیں روبرو کیا کیا" جناب قارئین! مجلّہ " محدث " میں ترتیب وار پوپ صاحب کے نو عدد اعتراضات بڑے اختصار سے لکھے گئے تھے اور ہر اعتراض کا جواب سعودی حکومت کے ادارہ ہیئۃ کبار العلما (کونسل) کے رکن جناب ڈاکٹر سعد بن شثری کے لکھے ہوئے جائزہ نامی مضمون کے جوابات تھے میں ڈاکٹر شثری کے جوابات کیلئے صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اسنے اپنی علمی پہنچ کے مطابق مناسب کوشش کی ہے۔ لیکن وہ کوئی حرف آخر نہیں ہے، اس سے بھی بڑھکر بہتر اور مسکت جوابات دئے جاسکتے ہیں اسکے باوجود میں ڈاکٹر سعد کی کوشش کو سراہتا ہوں اور سلام پیش کرتا ہوں۔ اور ویگن میں میں نے پوپ بنی ڈکٹ کے اعتراضات کو بار بار پڑھا تکرار سے پڑھا، پڑھتے پڑھتے میری ذہنی اسکرین پر جیسے کہ علم حدیث کی ایسے مضامین کی روایات آرہی تھیں جیسے کہ پوپ پال کے اعتراضات کا وہ مآخذ معلوم ہو رہی تھیں، سفر ختم ہوگیا رسالہ تو میں نے اسکے مالک کے حوالے کردیا لیکن جلد ہی لاہور کے دوستوں سے رابطہ کیا کہ مجھے ماہنامہ محدث شمارہ نومبر 2006 دستیاب کرکے بھیجا جائے جسمیں پاپاء روم نے جرمن کی ریگنز برگ یونیورسٹی میں 2 ستمبر 2006 کو شاگردوں کے سامنے اسلام کے خلاف نظریاتی و فکری اعتراضات کئے ہیں، دوستوں نے وہ رسالہ تو دستیاب کرکے مجھے بھیج دیا، اسوقت میں بعض پہلے سے طئہ شدہ تحریری کاموں میں مصروف تھا سو میں نے فی الحال رسالہ "محدث" گھر میں محفوظ کرکے رکھدیا، اس دوران بچوں نے میری لائبریری کی کچھ ترتیب بدل دی جسکی وجہ سے رسالہ محدث بھی کہیں سے کہیں منتقل ہوگیا اور تلاش کرنے سے نہیں ملا پھر 2010 کے وسط میں لائبریری میں کچھ ضروری چیزوں کی تلاش کی ضرورت پڑی اور اس دوران ڈھونڈو کچھ تو ملے کچھ، کی طرح رسالہ محدث مل گیا، پھر فرصت پاتے ہی میں نے بھی پوپ پال بنی ڈکٹ کے اعتراضات کی ماخذ بننے والی رویات کو لکھدیا ہے جو آپکے ہاتھوں میں ہے اور نہایت ہی یہ مختصر انداز سے لکھا ہے، اگر اس کو بڑہایا جائے تو روایات کے اتنے تو انبار ہیں جو ایسی ماخذ والی روایات کئی گنا اس سے بھی زیادہ لکھی جاسکتی ہیں بہر حال، امت مسلمہ کی خدمت میں عرض کہ

من از بیگانگاں ہر گز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا کرد

پرایوں کا کام تو ہے ہی زخم پہنچانا، لیکن اپناہٹ کے چوغوں میں جو بند قباؤں والے لوگ چرکوں پر چرکے دیتے رہتے ہیں انکی طرف بھی کوئی توجہ کرے انکے اکابر اسلاف نے رد قرآن کیلئے تیار کردہ علم روایات، پر قرآن کا ایک نام علم الحدیث (23_ 39) 6_45) (44_68) چرا کر رکھا ہے اور ان پڑھ عوام میں یہ مشہور کردیا ہے کہ انکی روایات والا علم حدیث اقوال رسول پر مشتمل ہے، امت مسلمہ میں تو صدیوں سے تحقیق اور تجزیاتی ریسرچ پر اور اجتہاد پر بندش ہے۔ علامہ اقبال نے تو خرافاتی علم روایات کے خلاف بڑی واویلا کی اور مدارس دینیہ کے دستار بندوں کو چیخ چیخ کر کہا کہ

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ"

مطلب کہ اللہ عزوجل نے کائنات کے جملہ انسانوں کو خبردار کیا کہ میری طرف سے نازل کردہ کتاب یہ ہی انہ لقول رسول کریم (40_69) صحیح محفوظ اقوال رسول پر مشتمل ہے، یہ قرآن جو اقوال رسول پر مشتمل ہے انہ لقول فصل وما ھو بالھزل اسی کتاب کا ایک ایک قول کنفرم ہے اسمیں فارس والوں کی علم روایات والی کوئی بھی تبرائی ہزلیات نہیں ہے جیسے کہ اگر تم رات کو دیر سے گھر میں آرہے ہو تو وہ رات باہر ہی گذاریں اسلئے کہ کوئی تمہاری پردہ والیوں کے ساتھ خیانت نہ کررہا ہو یا ان کی جستجو میں نہ ہو (بخاری و مسلم)

جناب قارئین! مدارس دینی کے نصاب درس نظامی میں پڑہایا جانے والا علم روایات بنام دورہ حدیث برطانوی حکمرانی کے دنوں میں ہندستان کی غلامی کے ایام میں برٹش حکومت کے حکم پر داخل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے دوسری صدی کے اختتام پر جو عبید اللہ میمون القداح ایرانی نژاد یہودی نے خود کو فاطمی کہلوا کر مصر میں باغی حکومت قائم کی تھی جو خلافت اسلام کے مقابلہ میں متوازی حکومت چار سو سال جاری رہی، اسکا اصل مقصد بھی قرآنی نصاب تعلیم کے مقابل امامی

علوم کی ترویج تھا، جسکے لئے انہوں نے اپنے ایام اقتدار میں مصر میں جامعہ ازہر یونیورسٹی قائم کی تھی۔ جب فاطمی حکومت کو سلطان صلاح الدین ایوبی نے ختم کر دیا تو اسکے فوراً بعد 518 ہجری میں ایک دوسرے یہودی حسن بن صباح نے یمن اور کوفہ سے نکل کر فارس کے کچھ قلعوں پر قبضہ کیا اور وہاں بہشت تیار کرایا جسمیں حسیناؤں کو حوروں کے نام سے بسانے کا خاص انتظام کیا تھا اسکی بڑی تفاصیل ہیں جو عبدالحلیم شرر کی کتابوں میں پڑھی جا سکتی ہیں اس آدمی نے علوم اسلامیہ میں باطنی تعلیمات کو فروغ دیا، اور اسکیلئے خانقاہی نظام کو جلا بخشی، علم تاریخ لکھنے والوں نے فاطمیوں اور حسن بن صباح کے فدائیوں کے اصل پسمنظر کو واشگاف کرنے اور کھولنے میں انصاف نہیں کیا، جناب رسول اللہ کے زمانے میں مبینہ طور پر رئیس المنافقین یہودی عبداللہ بن ابی بن سلول اور تیسرے خلیفہ کے زمانے میں عبداللہ بن سبا یہودی اور دوسرے صدی کے اختتام پر عبیداللہ میمون القداح یہودی، چھٹی صدی ہجری کے شروع میں حسن بن صباح یہودی یہ سب آپس میں ایک مربوط سلسلوں کی کڑییں ہیں ان سب کی جنگ قرآن حکیم کے نصاب تعلیم سے تھی، انہوں نے جو قرآنی نصابی تعلیم کی روشنی میں تیار کردہ علوم تھے انکو ہلاکو کے حملہ کے ایام میں انہیں منظم طریقہ سے تلف کرایا، اسکے بعد امامی علوم جو پہلے سے شام اور بغداد میں انڈر گراؤنڈ اور مصر میں کھلے عام تدوین پا چکا تھا، اسے میدان پر لے آئے اور گیارہویں بارہویں صدی ہجری میں انگریزی راج کے دوران امامی علوم کے درس نظامی میں علم روایات کے چھ عدد کتاب صحاح ستہ نام رکھکر ان کو داخل نصاب کیا گیا، خلافت ترکیہ کو توڑنے کے بعد بیک وقت حکومت عربیہ مکہ مدینہ اور ترکیہ میں بھی علم حدیث کو داخل نصاب کیا گیا ہے، اب تھوڑے ہی دن گذرے ہیں کہ ترکی حکومت کے وزیر مذہبی امور نے انقرہ یونیورسٹی کے پروفیسروں کو حکم دیا ہے کہ دینی علوم کی احادیث کا ذخیرہ عورتوں کی تعلیم، سفر اور سروسز کے معاملہ میں، رکاوٹ بن رہا ہے سو ایسی خلاف قرآن احادیث کی چھانٹی کرو۔ اسی نظریہ کا ترکی عالم پروفیسر عبدالحمید شاہ فیصل اسلامیہ یونیورسٹی اسلام آباد میں بھی استاد بنا کر رکھا گیا تھا، وہاں کے ایک اہل حدیث اور جماعت اسلامی زدہ شاگرد کا بیان ہے کہ ہم نے اسٹرائیک کرکے اس منکر حدیث کو وہاں سے نکلوادیا ہے۔ محترم قارئین، ترکی حکومت کو یورپی یونین کا میمبر بننے کا شوق ہے اسلئے مشکل لگتا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی یونیورسٹیوں میں خالص قرآن سے دینیات اخذ کرنے کا نصاب بنایا تو انہیں

بطور سزا ممبرشپ نہیں دی جائیگی، ہم تلاش میں ہیں کہ دیکھیں اللہ قرآن کی حفاظت کے لئے کس حکومت، ادارہ یا افراد کا چناؤ کرتا ہے سعودی حکمران خاندان کو بھی محسوس ہوا ہے کہ اگر انہوں نے خلاف قرآن تحریک میں عالمی سامراج کی مدد نہ کی تو انکی حکومت کو بھی وہ ختم کرا دینگے اسلئے تحت بچانے کیلئے انہوں نے ابھی سے قرآن حکیم میں قرائات کے نام سے ملاوٹ والے نسخے چھپوانا شروع کر دئے ہیں۔

خون دل دے کے خزائوں میں بہاریں لانے کا ہمارا سفر رواں دواں ہے۔ قرآن کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہر دور میں اللہ نے بازوں کے بقابلہ میں چڑیون سے کام لیا ہے اور جتوایا ہے وقت کے فرعونوں، قارونوں اور ہامانوں کو ہم بھی چیلنج کرتے ہیں کہ

ادہر آئو ظالم ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

علامہ عبیداللہ سندھی نے چوبیس سالہ جلاوطنی سے واپسی کے موقعہ پر کراچی بندرگاہ پر اترتے وقت کہا تھا کہ غریب کی جھگی سے جو انقلاب اٹھے گا وہ امیروں کے فلک بوس محلات کو مٹی میں ملادیگا، جناب قارئین! اس علم حدیث کی اصل مقصدیت کوئی بھی آدمی اسکی اس وقت سمجھ سکے گا جب کسی نے قرآن کو سمجھ کر پڑہا ہو، اور قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کیلئے بھی جو طریقہ اللہ نے خود سمجھایا ہے کے انظر کیف نصرف الآیات لعلھم یفقھون (65_6) یعنی تصریف آیات کی روشنی میں قرآن کو سمجھنا چاہے_ جبکہ علم روایات کی معرفت جو قرآن کی تعبیریں کی گئی ہیں، پھر ان روایات میں رسول کو، چھ سال کی عمر کی بچی سے شادی کرنے کی جھوٹی حدیثوں سے جیسے کہ رسول کو قرآن حکیم (6_4) کے خلاف عمل کرتے ہوئے دکھایا ہے اور ان حدیث سازوں کے بہت نامور کتاب مسلم میں یہ حدیث بھی لائی ہے کہ جناب رسول نے گھر میں لونڈی بھی رکھی تھی جسنے زنا بھی کرائی اور اس بات کا رسول کو علم ہوا تو علی کو حکم دیا کہ جاؤ اس لونڈی پر زنا کی حد جاری کرو۔ پھر علی جاتا ہے دیکھتا ہے کہ وہ لونڈی حمل سے ہے پھر وہ اسکو سزا نہیں دیتا، ایسی حدیث سے تو امام مسلم نے ملعون رشدی کو بھی مات کر دیا، یا ناول لکھنے کا مواد فراہم کیا۔

مطلب کہ علم الاحادیث میں پڑھنے والے لوگ غور کرینگے تو ایسے معلوم ہوگا کہ جیسے جناب رسول علیہ السلام پر قرآن کے خلاف عمل کرنے کے الزام کو ثبوت فراہم کرنے کیلئے یہ حدیثیں

بنائی گئی ہیں میں نے انکے رد میں پہلے پوپ بنی ڈکٹ کے اسلام کے خلاف اعتراضات کو تقویت دینے والی احادیث کو پیش کیا ہے اس مضمون کے بعد جناب رسالت مآب علیہ السلام کا قوانین قرآن مطابق اپنی حیات طیبہ گذارنے کے ثبوت میں ایک مختصر مضمون لکھا ہے، اور علم الحدیث کے خلاف قرآن اور مخالف رسول ہونے پر بھی ثبوت کچھ پیش کئے ہیں۔

پاپائے روم پوپ بینی ڈکٹ کے اسلام پر اعتراضات

پہلا اعتراض، دین اسلام نے کوئی ایسی چیز پیش نہیں کی جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہو۔

پاپائے روم بنی ڈکٹ کے اس الزام میں جو انکی اسلام سے عداوت اور نفرت عیاں نظر آتی ہے، اسکے رد میں قرآن حکیم کے حوالہ جات سے نہایت بہتر طریقہ سے اسکا گلا گھونٹا جاسکتا ہے، لیکن ان دشمنوں کو جو مواقع، اسلام کے خلاف ملتے ہیں وہ سب علم الروایات کی حدیثوں سے ملتے ہیں، اور میں یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ علم حدیث میں مہارت اور جانکاری جتنی کہ مجوس، نصاریٰ اور یہود کے علماء کو ہے اتنی مسلم امت کے علماء کو نہیں ہے، وہ اس لئے کہ آج بھی یورپ کی یونیورسٹیوں میں مسلم امت کی طرف اس منسوب علم پر بڑے پیمانوں پر پی ایچ ڈی کرائی جاتی ہے۔ اسلامی علوم قرآن و حدیث اور تقابل ادیان کے موضوعات کے پروفیسر استاد لوگ، ان اداروں میں بڑی اکثریت میں یہود و نصاریٰ ہیں۔ اور شروع اسلام کے زمانہ میں ان یہود، مجوس اور نصاریٰ کی کیمپوں سے کئی لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دین اسلام میں داخل ہو کر علم حدیث میں انہوں نے ایسی روایات بنا کر داخل کردیں جو انکے اثرات سے آج پوری امت مسلمہ اپنے مسائل حیات کیلئے قرآن سے مونہ موڑے ہوئے ہے اور امت والے اپنے جملہ حوائج دینی کا حل ان امپورٹڈ امامی علوم کی روایات اور فقہوں سے نکال رہے ہیں چلا رہے ہیں ان کی ایسی روایات سے امت مسلمہ میں وہی جاہلیت کی قبل اسلام والی ظالمانہ رسمیں غلام سازی، نابالغ معصوم بچیوں سے نکاح، سود خوری، کاروکاری کی رسمیں جو اسلامی ثقافت کے نام سے مشہور ہیں، اب وہ اسلام کے نام پر رائج ہیں۔

میں یہاں پوپ بنی ڈکٹ کے اس الزام کہ دین اسلام نے کوئی ایسی چیز پیش نہیں کی جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہو، اسے سہارا دینے والی ایک حدیث کا حوالہ دیتا ہوں جو اس دشمن اسلام کے الزام کا بنیاد بنتی ہے، اور یہ والی حدیث، قرآن حکیم کی طرف سے سمجھائے ہوئے "اصلاح کائنات" کے فلسفہ کی جڑ اکھیڑ کر رکھدیتی ہے۔ ویسے اس حدیث بنانے والوں کا غرض و غایت بھی کثیر الجہات سے اسلام کی بیخ کنی کرنا مقصود ہے، جو اسمیں جناب رسول علیہ السلام کے ہجرت والے انقلابی عمل میں ساتھ دینے والے انقلابی ساتھیوں اصحاب رسول کی کردار کشی کی بھی تلمیح کی گئی ہے، یہ حدیث امام بخاری نے اپنی کتاب جسکو ان لوگوں نے صحیح کا لقب دیا ہوا ہے اس کے شروع شروع میں پہلے نمبر پر لائی ہے۔ حدیث کا متن ہے، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امری مانوی فمن کانت ھجرتہ الی دنیاً یصیبھا اوالی امرأۃینکحھافھجرتہ الی ماھاجر الیہ "ترجمہ: اعمال (کے نتائج) نیتوں سے ہیں، ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جسکی اسنے نیت کی ہوگی۔ پھر جسکی نیت ہجرت کرنے سے دنیا کیلئے ہوگی وہ اسے ملے گی، یا اگر عورت کیلئے ہوگی تو وہ اس سے نکاح کرے گا پھر ہر کسی کی ہجرت اسی چیز والی شمار کی جائے گی جسکے لئے ہجرت کی ہوگی (ترجمہ ختم) جناب قارئین! آپ نے غور فرمایا ہوگا کہ حدیث سازوں نے اعمال کی رزلٹ اور نتیجہ کو نتھی کیا ہے نیت کے ساتھ۔ اور نیت ایسی شی ہے جسے ظاہر میں پرکھا نہیں جاسکتا اسلئے کہ اسکا تعلق انسان کے اندر سے ہے۔ اندر کی شی کیلئے عدالت کسی بدکار اور بد عمل شخص پر اسکا جرم یا الزام ثابت نہیں کرسکے گی، اس لئے کہ وہ عدالت کو یہ کہہ سکے گا کہ یہ جو جرم ہوا ہے اس سے کسی کو ایذاء پہنچانا، میری نیت میں نہیں تھا یہ اتفاق سے ہوگیا ہے یا کسی کا مال جو میں نے اٹھایا ہے اسمیں میری نیت یہ تھی کہ یہ میں ابھی اٹھا کر بعد میں اسے واپس کردوں گا، چوری کی نیت سے میں نے مال نہیں اٹھایا، یا اسکے جیب سے جو موبائیل سیٹ یا پیسے نکالے ہیں، یہ مذاق کی نیت سے کیا ہے اور دوستی کے طور پر اسے گھڑی سوا کیلئے پریشان کرنے کے بعد اسکی یہ چیز اسے واپس دینے کی نیت سے میں نے نکالی تھی" جناب قارئین! قرآن حکیم نہایت ہی بڑی حکمت والی کتاب ہے، اس کتاب میں انسانی اعمال کا ذکر ستر عدد بار سے بھی زیادہ موقعوں پر کیا گیا ہے اور ہر جگہ لفظ اعمال کے ساتھ صالحات اور صالح کا شرط لگایا گیا ہے، قرآن حکیم کی یہ کمپوزیشن اور ترکیب یہ ثابت کرتی ہے کہ کوئی بھی عمل کرنے سے

پہلے یہ سوچا جائے اور یہ طئہ کیا جائے کہ اس عمل سے اصلاح ہوگا یا نہیں اور سوچا جائے کہ اس عمل کا نتیجہ بہتر کسطرح سے ہو سکتا ہے سوچ سمجھ کے بعد میں اسپر عمل کرنا چاہیئے، جناب قارئین! شاید انسان کی اندرونی خلفشار والی اور حیلہ جوئی والی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ پاک نے سارے قرآن میں عربی زبان کے لفظ نیت کو کسی ایک بھی موقعہ پر بھی استعمال نہیں کیا، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک جانتا ہے کہ یہ حدیثیں بنانے والے لوگ اعمال میں کرپشن کا دروازہ کھولنے کیلئے اور لوگوں کو انکے عمل بد کی سزا سے بچنے کیلئے نیت کی آڑ لینے کی حرفت سکھائینگے جیسے کہ امام بخاری نے اپنی کتاب بنامی صحیح کے اندر شروع شروع میں ہی نیت کے لفظ کو لاکر ایک طرف حیلہ سازی سے گناہ کرنے اور اس سے بچنے کی تعلیم دیدی، دوسری طرف اصحاب رسول کے ہجرت کے عمل میں ان کے خلوص میں شک ڈالنے کیلئے حدیث میں لفظ نیت کی آڑ میں دنیا کیلئے ہجرت کرنے اور بیوی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کرنے کے مقاصد کو حدیث میں لاکر، پڑھنے والوں کی ذہن سازی کی کہ جب رسول جیسی شخصیت ہجرت کے مقاصد میں دنیا اور بیویون کے حصول کی مذمت کر رہی ہے تو یقین سے اصحاب رسول کے اندر ایسے لوگ بھی ہونگے جنکی ہجرت کرنے کی نیت بگڑی ہوئی ہو لیکن قرآن بڑی حساس کتاب ہے، اللہ نے ان حدیث سازوں کے اصحاب رسول کے ساتھ بغض وعناد کو، موتوا بغیضکم کے انداز سے جناب رسول کے ساتھیوں کی ہجرت کو اتنا تو سراہا ہے اتنی تو تعریف کی ہے جو ایک جگہ پر فرمایا کہ یہ ہجرت کرنے والے اولائك يرجون رحمة الله (2_218) یعنی یہ مہاجر اللہ کی رحمت کی امید پر گھروں سے ہجرت کرنے کیلئے نکلے تھے۔ قرآن نے دوسرے موقعہ پر ان اصحاب رسول کیلئے فرمایا کہ لاکفرن عنهم سيئاتهم (3_195) یعنی ہم انکی جملہ سیئات برایون کو مٹاڈالینگے کوئی جلتا ہے تو جلتا رہے ۔آگے جو حدیث سازوں نے اپنی من گھڑت جھوٹی حدیثوں سے جو مشاجرات صحابہ کی حدیثوں کے انبار لگالئے ہیں۔ تو اللہ نے انکا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے رسول کے مہاجر و انصار صحابی اولائک بعضهم اولياء بعض (8_72) یعنی آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور ولی ہیں" پھر جو امام بخاری نے اپنی کتاب کے اندر کتاب التفسیر میں سورہ مائدہ کے اخیر میں جھوٹی حدیث لائی ہے کہ وفات رسول کے بعد اصحاب رسول معاذ اللہ مرتد ہو گئے تھے تو اللہ نے انکے ہاتھوں کی بنائی ہوئی بات کو انکے سر پر مارنے کیلئے فرمایا کہ یہ رسول کے ساتھی مہاجر خواہ انصار

اولائک هم المؤمنون حقا" (8_74) یعنی یہ اصحاب رسول برحق مؤمن ہیں" ان لوگوں کیلئے سن لو! دنیاوالو! یہ مہاجر اصحاب رسول، اعظم درجة عند الله و اولائك هم الفائزون (9_20) یہ ہمارے پاس بڑے سے بڑے درجے پر فائز ہیں، یہی لوگ کامیاب و کامران ہیں، ان مہاجر و انصار اصحاب اور انکے پیروکاروں کے لئے بھی سن لو کہ ان سب کے لئے اعدلهم جنات تجری تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذالک الفوز العظيم (9_100) یعنی اللہ نے انکے لئے کئی ساری جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن باغات کے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں یہ لوگ ہمیشہ کیلئے ان میں رہینگے یہ ہی انکی بڑی کامیابی ہے" اس حدیث سے میرا مطلب یہ ہے کہ اس روایت میں جو نیت کو اعمال کے صحیح اور غلط ہونے کا پیمانہ بنایا گیا ہے، اگر قانون سازی کا بنیاد اس حدیث پر رکھا گیا تو اس پیمانے سے تو کئی لوگ اپنے اعمال بد کے نتائج سے جان چھڑانے کیلئے نیت کو بطور بہانہ پیش کرکے اپنی غلط کاریوں کے خمیازہ سے بچ جائینگے، اسطرح کی حدیثوں سے عدالتوں کے جج تو مجبور ہو کر مجرموں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچا سکینگے، انسانیت کے فائدہ والا قانون تو وہ ہوتا ہے جسمیں مجرم کو حیلہ کرنے کی راہ ہی نہ ملے، جناب قارئین آپ نے پوپ بینی ڈکٹ کا اعتراض پڑھا کہ " دین اسلام نے کوئی ایسی چیز پیش نہیں کی جو انسانیت کے لئے فائدہ مند ہو" غور کیا جائے کہ دشمنان اسلام کو ایسے الزامات لگانے کا موقعہ علم حدیث نے ہی تو دیا ہے۔ اور ان حدیث ساز اماموں اور فقہ ساز اماموں نے تو قوانین کی گرفت سے بچنے کیلئے مجرم سازی کی حدیثیں گھڑی ہیں اور زنا جیسے جرائم کو بھی جائز قرار دیکر انہیں تحفظ دیا ہے۔ حوالہ کیلئے پڑہیں کتاب بخاری کے اندر کتاب الحیل نامی ایک حصہ ہے، جسکی معنیٰ ہے کہ حیلہ جات کے ذریعوں سے گناہوں کو جائز بنانے کی حدیثیں جناب عالی! کتاب الحیل کی اسی حدیث کا نمبر ہے 1856، اور باب کا نمبر ہے 1055 باب کا نام ہے "باب فی النکاح" حدیث میں ہے کہ ان لم تستاذن البكر ولم تزوجها فاحتال رجل فاقام شاهدی زور انه تزوجها برضاها فاثبت القاضی نكاحها والزوج يعلم ان الشهادة باطلة فلا باس ان يطاها وهو تزويج صحيح " یعنی ایک شخص نے بطور حیلہ کے دو عدد جھوٹے گواہ دستیاب کرکے کسی کنواری لڑکی پر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا کہ اسنے میرے ساتھ شادی کی ہے، جبکہ اصل صورتحال یہ تھی کہ ایسی کوئی بات ہی نہیں ہوئی تھی، لیکن اگر قاضی شاہدوں کے بیانات کے پیش نظر اس جھوٹ کو درست قرار دیتا ہے اور مقدمہ کرنے والا

مدعی جانتا بھی ہے کہ اسنے یہ جھوٹی دعوی کی ہے اسکے باوجود امام بخاری لکھتا ہے کہ بعض لوگوں
کے فتوے کے مطابق کوئی حرج نہیں مدعی اس عورت سے جماع کر سکتا ہے۔ اور امام صاحب نے
اس روایت کے اخیر میں لکھا ہے کہ وہو تزویج صحیح یعنی یہ شادی صحیح ہے۔ جناب قارئین! اس
روایت کے جو بعض الناس ہیں ان میں ایک ابو حنیفہ بھی ہے جو ایسی جھوٹی دعوی کو درست شادی
قبول کرتا ہے" اب قارئین لوگ خود سوچ کر بتائیں کہ پاپاء روم بینی ڈکٹ کے الزام کو مسلم امت
کے امامی علوم کی یہ خلاف قرآن روایات کس طرح تو سہارا دے رہی ہیں۔

پوپ بینی ڈکٹ کا دوسرا اعتراض

اسلام میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو شرارت آمیز اور انسانیت کے منافی ہیں

جناب قارئین! آپ نے یہ عیسائیوں کے پیشوا کا الزام بھی پڑھا اب علم حدیث کی اہم کتاب
ترمذی کے کتاب التفسیر سے ایک حدیث پیش کرتا ہوں پھر فیصلہ آپ کریں کہ دشمنان اسلام کے
الزامات کو کہاں سے تقویت مل رہی ہے، انکی ہفوات کو کون آکسیجن مہیا کر رہا ہے، حدیث کا
نمبر میرے پاس نسخہ کے مطابق 3122 ہے اس سورۃ الحجر کی تفسیر کیلئے امام ترمذی نے کل چھ
عدد حدیثین لائی ہیں، یہ حدیث انمیں کی پہلی حدیث ہے۔ میرے پاس کتاب ترمذی مترجم ہے
اسلئے میں عربی متن کے بجاء ترجمہ والی اردو عبارت نقل کرتا ہوں، روایت ہے حضرت ابن عباس
بیان کرتے ہیں ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی، بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تا کہ اسکو نہ دیکھ سکیں
اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع
کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، ولقد علمنا
المستقدمین۔۔۔۔۔۔۔ یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے
ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں"
اب مہربان قارئین! پوپ پال کے الزام کو ذہن میں رکھکر پھر ترمذی کی اس حدیث کو اسکے
تناظر میں دیکھیں، اس حدیث میں نہ صرف اصحاب رسول کی تذلیل کی گئی ہے بلکہ خود جناب
رسالت مآب کی موجودگی اور امامت کے زیر سایہ اصحاب رسول پر ایسے گرے ہوئے غیر اخلاقی

کرتوت اور شرارت کے الزام لگائے گئے ہیں، اب ان حدیث ساز لوگوں کے متعلق فیصلہ قارئین
خود کریں کہ ایسے لوگ کون ہو سکتے ہیں، پوپ کے الزام میں شرارت آمیزی سے آگے دوسرا
الزام ہے، اسلام کے انسانیت کے منافی ہونے کا، میں پوپ پال کے اس الزام کے تناظر میں
قارئین کی خدمت میں امام مسلم کی کتاب سے کتاب الامارہ کے باب کراھیة الطروق وھو
الدخول لیلا لمن ورد من سفر " سے ایک حدیث پیش کر رہا ہوں جو یہ ہے کہ عن جابر قال نھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یطرق الرجل اھلہ لیلا یتخونھم او یطلب عثراتھم کتاب مسلم
صفحہ 144 ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی مقابل آرام باغ کراچی" حدیث کا خلاصہ ہے کہ جابر کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص رات کو اپنے گھر میں نہ آئے اسلئے
کہ کہیں کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کر رہا ہو یا انکی پردہ والیوں کی جستجو میں نہ لگا ہوا ہو" جناب
قارئین یہ حدیث امام بخاری نے بھی اپنی کتاب النکاح کے ترجمة الباب میں لائی ہے باب کا نمبر
150 ہے۔
جناب قارئین! کوئی یہ نہ سمجھے کہ پوپ پال پوپ بینی ڈکٹ کو بخاری مسلم کی ان حدیثوں کی خبر
نہیں ہوگی میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ علم حدیث کی جانکاری میں مسلم امت کے شیخ
الحدیثوں کے مقابلہ میں یہود مجوس اور نصاریٰ کے عالم زیادہ واقف ہیں اور وہ خوش ہیں کہ مسلم
امت والے لوگ اپنی نسل کو قرآن کے عوض علم حدیث ہی پڑھاتے رہیں اور یہ بات یاد رکھی
جائے کہ امت مسلمہ کے مدارس دینیہ میں جو درس نظامی پڑھایا جارہا ہے اسکے اندر شروع شروع
میں علم حدیث کی صحاح ستہ نامی کتابیں نصاب میں داخل نہیں تھیں، یہ برطانوی حکومت نے
ہندستان میں اپنے دور اقتدار کے ایام میں درس نظامی کے اجراء کے بعد تقریبا اور اندازا دوسو سال
بعد بذریعہ مفاہمت داخل درس نظامی کر کے پڑھانی شروع کرائی ہے۔ ثبوت کے لیئے میرے پاس
درس نظامی پر لکھی ہوئی تاریخ کی کتاب موجود ہے" آپ لوگ اس بات سے اندازہ نہیں لگاتے کہ
جب 2006 میں پوپ بینی ڈکٹ کی طرف سے یہ الزامات اسلام کے خلاف لگائے گئے اور سارے
عالم اسلام سے احتجاجات کا سلسلہ پوپ کے خلاف امنڈ پڑا، پھر بھی وہ کھلا نہیں کہ تمہارے دینی
مدارس کی کتابوں میں علم حدیث میں میری باتوں اور الزامات سے بھی بڑھ کر بھی بہت کچھ لکھا
ہوا ہے۔ پوپ پال پاپاء روم کے علمی وسائل اور ذرائع کو ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے پاس،

ہماری کمزوریوں کے بڑے بڑے رازوں کے دفتر دفن شدہ ہیں، ان لوگوں کا ہاظمہ بڑا تیز ہے یہ لوگ چھوٹی موٹی شور وغوغا کو پی جانے کے ماہر ہیں۔ بلکہ اسنے تو جیسی ویسی معافی بھی لے لی، لیکن ہمارے خلاف رازوں کو نہیں اگلا کہ کس کس کے کیا اوقات ہیں" ہماری امت مسلمہ والے تو جامعہ ازہر مصر کے علمی ادارہ کے تاسیسی مقاصد کو اپنے طلبہ کے سامنے لانے کی جسارت نہیں کر پائے اور امت مسلمہ کے علماء تو حسن بن صباح کی کارستانیون سے جو باطنیت کے بیج بوئے گئے تھے ان سے جو سلسلے آگے چلکر دین اسلام کے بڑے سائبان بنکر آج تک پوری امت کے ساجوں کو لپیٹے ہوئے ہیں، کسی نے اس پر کوئی ریسرچ نہیں کی کہ ہم کسطرح سب مسلم لوگ حسن بن صباح کے فکر و فلسفہ کے آج بھی پیروکار ہیں اور کمال یہ ہے کہ ہماری اکثریت ظاہر میں تو حسن بن صباح کے خلاف بھی ہے لیکن اسے نہ مانتے ہوئے بھی اسکی تعلیمات سے اپنی مندیں اور خانقاہیں سجائے بیٹھے ہیں۔ یہ سب حسن بن صباح کی باطنیت کے فن اور ہنر کا کمال ہے جو ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اسکے پیروکار ہیں"

پوپ بینی ڈکٹ کا تیسرا اعتراض

اسلام اپنے ماننے والوں کو غیر مسلموں کے ساتھ بد اخلاقی اور برے رویہ کی تعلیم دیتا ہے

جناب قارئین! میں یہاں حدیثوں کی کتاب بخاری اور مسلم سے دو عدد حدیثوں کا حوالہ نوٹ کرا رہا ہوں بخاری میں کتاب المغازی کا باب نمبر 500 ہے اور حدیث نمبر 1302 ہے اور کتاب مسلم کا باب حکم العزل کے نام سے ہے یہ جلد اول ہے صفحہ 464 ہے یہ کتاب قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی کی شائع شدہ ہے اس باب کا تعلق کتاب النکاح سے ہے چونکہ دونوں کتابوں کی دونوں حدیثوں کا تعلق بنی المصطلق کے خزاعہ قبیلہ سے ہے اسی کو بخاری نے غزوہ مریسیع کا نام دیا ہے، حدیث کی عبارت مسلم کتاب کی یہ ہے غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بالمصطلق فسبینا کرائم العرب فطالت علینا العزبة ورغبنا فی الفداء فاردنا ان نستمتع و نعزل فقلنا نفعل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظهرنا لانساله فسالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لاعلیکم الا تفعلوا ما کتب اللہ خلق نسمة هی کائنة الی یوم القیامة الاستکون" اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمنے رسول اللہ کے ساتھ غزوہ مصطلق کی لڑائی میں شرکت کی اور عربوں کی نفیس عورتوں (حسن کے لحاظ سے) کو قید کیا، اور لمبا وقت گزر چکا تھا ہم پر گھروں سے

نکلے ہوئے اپنی گھر والیوں سے، سو اب ان قیدی عورتوں سے جو اپنی بیویوں والا معاملہ کریں (تو یہ بات آڑے آرہی تھی کہ ہمیں تو ان قیدی عورتوں کو منڈی میں کنواری بتا کر بیچنا تھا تاکہ کنواری کی قیمت زیادہ حاصل کر سکیں بمقابلہ ثیبہ کے) پھر ہمنے سوچا کہ ان عورتوں کو استعمال کرنے سے اگر جو کہیں یہ حاملہ ہو جائیں تو کیوں نہیں زنا کرنے کے وقت، منی کا انزال باہر کریں۔ پھر ہمنے سوچا کہ یہ مسئلہ کیوں نہ رسول اللہ سے معلوم کریں جبکہ وہ ہمارے ساتھ ہیں ہم تو خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں، پھر ہم نے سوال کیا رسول اللہ سے پھر جواب میں انہوں نے فرمایا کہ انزال باہر کرنے یا اندر کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے (یہ تو مسئلہ تقدیر کا ہے) جسی بھی نسمہ (ذی روح) کے پیدا ہونے کا فیصلہ اللہ نے کیا ہوا ہے اسنے تو پیدا ہونا ہی ہے (تمہارے انزال اندر کرنے یا باہر کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) جناب قارئین! میں اس حدیث کے خلاف قرآن غلط اور جھوٹی ہونے پر زیادہ لکھے بغیر یہ چھوٹا سا عرض کرتا ہوں کہ پوپ صاحب کے اعتراض کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو غیر مسلموں کے ساتھ بد اخلاقی اور برے رویہ کی تعلیم دیتا ہے اسے ذہن میں رکھکر بخاری اور مسلم کی اس حدیث کو غور سے پڑھیں اور جواب دیں کے پوپ کے اس اعتراض کو کس علم سے سہارا مل رہا ہے"

پوپ بینی ڈکٹ کا چوتھا اعتراض

"اسلام تلوار کی نوک پر پھیلا ہے"

جناب قارئین! یہاں میں حدیث کے ایک مختصر حصہ کا حوالہ دیتا ہوں کہ فرمایا رسول نے کہ انا النبی الملاحم "یعنی لڑائیوں والا نبی ہوں۔ فیروز اللغات نے ملحم کی معنی قتل لڑائی ذبح خانہ لکھی ہے اور المنجد نے معنی لکھی ہے گھمسان کی جنگ کا موقعہ اس حدیث کے حوالہ جات اور بھی ہونگے لیکن مجھے جو حوالہ ملا ہے یہ مسند احمد کی حدیث ہے حذیفۃ الیمان اسکا راوی ہے جلد نمبر 47 ہے صفحہ نمبر 417 ہے حدیث نمبر 22348 ہے" دوسرا حوالہ ہے الشمائل المحمدیہ للترمذی جلد 1 صفحہ 412 حدیث نمبر 362 ہے" پڑھنے والے پوپ کے اعتراض کی تناظر میں غور فرمائیں اور بتائیں کہ کیا عیسائی علماء مسلم امت کے علم حدیث کو جانتے ہیں یا نہیں، میں ان گستاخان رسول عیسائی علماء یا سلمان رشدی پر اعتراض کرتا ہوں کہ جب وہ اپنی گستاخیوں کے اصل ماخذات کا علم بھی رکھتے ہیں تو وہ انکے حوالہ جات کیوں نہیں لکھتے۔

پوپ بینی ڈکٹ کا پانچواں اعتراض

اسلام کی بعض تعلیمات عقل کے منافی ہیں۔

ابو ہریرہ کی بیان کی ہوئی حدیث ہے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقول قرصت نملة نبیا من الانبیاء فاسہ بقریة النمل فاحرقت فاوحی اللہ الیہ ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم تسبح" فرمایا رسول نے کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو کسی چیونٹی نے کاٹا تو اسنے اسکی پاداش میں حکم دیا کہ انکے سارے چھتے کی چیونٹیوں کو آگ میں جلادو! پھر اس نبی کو اللہ کی وحی آئی کہ آپکو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا آپنے تو انکا سارے کا سارا چھتہ جلوادیا جو اسکی چیونٹیں اللہ کی تسبیح کرتی تھیں۔ اب اس حدیث کے تناظر میں غور کیا جائے کہ اللہ نبوت جیسے ایک بہت بڑے عہدہ کیلئے کس مزاج کے لوگوں کو چنتا ہے، اور اس علم حدیث کی روایت میں نبی کے جس عمل کو دکھایا گیا ہے کیا اسکو عقل تسلیم کرتا ہے۔ اس علم حدیث میں یہ بھی ایک حدیث ہے کہ نکاح کیلئے جب کنواری لڑکی سے سوال کیا جائے کہ آپکو فلاں ولد فلاں قبول ہے تو اگر وہ چپ رہے تو اسکی چپ کو رضامندی تصور کیا جائے، یہ کیسی حدیث ہے جسمیں کنواری لڑکی کیلئے بات کرنے کو بے شرمی سے تعبیر کیا گیا ہے جبکہ اللہ نے قرآن میں جنت کی کنواری لڑکیوں کیلئے فرمایا ہے کہ وہ کھل کر بات کرنے والی ہونگی (37_56)

پوپ بینی ڈکٹ کا چھٹا اعتراض

اسلام نے دعوت کیلئے کوئی تشفی بخش اور قابل تسلیم ڈھنگ اختیار کرنے کے بجائے دھونس اور تشدد کا اسلوب اختیار کیا ہے"

جناب قارئین! کتاب بخاری کی ایک حدیث ہے اسکے کتاب الجہاد والسیر کی، اسکے باب کا نمبر ہے 195، حدیث کا نمبر ہے 270_ اسمیں ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی دربار رسالت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے مدینۃ الرسول کی آب و ہوا کو ناموافق پاکر عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم کو کچھ اونٹ دیجئے اسپر رسالت مآب نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ تم جنگل میں

اونٹوں کے پڑاؤ پر جا بسو، چنانچہ وہ لوگ اونٹوں کے پڑاؤ پر جا بسے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہوگئے اور انہوں نے وہاں کے چرواہوں کو قتل کرکے اونٹوں کو ہانک لیا اور مرتد ہوگئے، جب یہ مقدمہ دربار رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے انکی تلاش میں آدمی روانہ کئے اس حدیث کے تناظر میں غور کیا جائے کہ ابھی زیادہ دن چڑھنے نہ پایا تھا کہ وہ سب گرفتار کرکے لائے گئے پھر انکے ہاتھ کاٹ دئے گئے اور سلاخیں گرم کرکے انکی آنکھوں میں پھیروادیں، اور انہیں جنگل بیابان میں ڈالدیا گیا، وہاں وہ پانی پانی کرتے سب مرگئے، اس حدیث کے جھوٹی ہونے کیلئے یہ ہی کافی ہے کہ شہر مدینۃ الرسول کی آب و ہوا عکل والوں کو اگر موافق نہیں تھی تو انکو جب شہر سے باہر ایک دو کلومیٹر کے فاصلہ پر اونٹوں کے باڑہ کی طرف بھیجا گیا تو موسم کی تبدیلی کیلئے اتنا سا فاصلہ آب و ہوا میں کوئی فرق تو نہیں لاسکتا" اس حدیث کے تناظر میں غور کیا جائے کہ عیسائیوں کے عالم کو ایسے اعتراضات کا موقع کون سا علم دے رہا ہے؟

ساتواں اعتراض

اسلامی عقیدہ کی رو سے اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بلند ذات نہیں ہے

جناب قارئین! پوری امت مسلمہ میں مکہ مدینہ سے لیکر پورے عالم اسلام میں اللہ کی نازل کردہ کتاب قرآن حکیم کے بجاء مدارس اسلامیہ میں امپورٹڈ اماموں کی فقہیں پڑہائی جاتی ہیں جو کہ خلاف قرآن ہیں اور جو علم حدیث پڑھایا جاتا ہے اسمیں اللہ کے قرآن میں بتائے ہوئے جملہ بنیادی قوانین کو توڑا گیا ہے یعنی غلام سازی کو علم حدیث نے جائز بنادیا ہے اور خلاف حکم قرآن معصوم بچیوں سے نکاح جائز کیا ہوا ہے تفصیل کے لئے پڑھی جائے میری کتاب امامی علوم اور قرآن" تو اب بتایا جائے کہ پوپ بنی ڈکٹ کے الزام کو سچا ثابت کرنے میں تو ہمارے مدارس دینی کے اندر جو نصاب پڑھایا جارہا ہے وہ ہی ثابت کررہا ہے کہ ہمارے نزدیک اللہ کے مقابلہ میں امامی شخصیات بلند ہیں"

آٹھواں اعتراض

مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ارادہ عقل کے ساتھ مربوط نہیں ہے

امام بخاری کے کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں امام صاحب نے ایک باب لکھا ہے جسکا نمبر 1208 ہے جسکا پہلا جملہ ہے ما یکرہ من التعمق " یعنی علم میں دین کے مسائل میں غور و فکر کرنا مکروہ ہے۔ اس باب کے ذیل میں جو حدیث لائی ہے وہ یہ کہ جناب رسول دو دو دن اور دو دو راتوں کے روزے رکھتے تھے ان روزوں کو تواصل کا نام دیا گیا ہے تو اصحاب رسول نے بھی تواصل والے روزے رکھنے شروع کئے تو جناب رسول نے انکو روکا کہ یہ مشقت والا کام تم نہ کر سکو گے مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے اور جناب رسول کو بخاری کی حدیثوں کی روشنی میں جو پہلی وحی بھیجی گئی ہے وہ بھی خلاف عقل ہے جسکا نہایت مختصر تفصیل معلوم کرنے کیلئے قارئین لوگ نو نمبر اعتراض کے جائزہ میں پڑھیں" امام بخاری کے ترجمہ الباب کا یہ پہلا جملہ تو پوپ بنی ڈکٹ کی بات کو سچا ثابت کر رہا ہے۔

پوپ بینی ڈکٹ کا نواں اعتراض

مسلمانوں کے نزدیک اللہ پر لازم نہیں ہے کہ وہ ہمارے لئے حقیقت کو واشگاف کرے

عیسائیوں کے پیشوا پوپ صاحب نے تو اسلام پر یہ اعتراض علم حدیث کے مقابلہ میں بہت چھوٹا سا کیا ہے کہ اللہ پر لازم نہیں ہے کہ وہ ہمارے لئے حقیقت کو واشگاف کرے، جبکہ امام بخاری نے اپنی کتاب کے کتاب الوحی کی حدیث نمبر 3 میں لکھا ہے کہ اللہ نے جب ہمارے رسول کی طرف پہلی وحی بھیجی تو اسے یہ بھی نہیں بتایا کہ میں اللہ آپکو نبی بنا رہا ہوں اور آپکو صاحب کتاب بنا رہا ہوں یہ میرا قاصد فرشتہ جبریل ہے جو آپکی طرف میری طرف سے علم وحی لاتا رہے گا یعنی ہم عام لوگ تو عام ہوئے لیکن اللہ نے اپنے آخری نبی کو بھی حقیقت وحی سے بے خبر رکھا، اتنی حد تک جو اسکی طرف پہلا وحی آنے پر وہ کانپ اٹھے، جبکہ اللہ نے بنی اسرائیل کے نبی موسیٰ کو پہلی ملاقات میں ہی حقیقت واشگاف کردی کہ یا موسیٰ انی انا ربك اے موسیٰ میں تیرا رب ہوں اٹینشن،

فاخلع نعليك باادب ہو کر کھڑے ہو جاؤ جوتا اتارو! انك بالواد المقدس طوىٰ، آپ طویٰ نامی وادی مقدس میں آئے ہیں، وانا اخترتک فاستمع لما یوحیٰ میں نے آپکو نبوت عطا کرنے کیلئے چنا ہے۔ اسلئے جو وحی کی جائے اسے سنو!" عجیب بات ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی کے سامنے اللہ پہلی ہی ملاقات میں حقیقت کو واشگاف کرکے سب کچھ بیان کرتا ہے اور پہلی ملاقات میں نبوت کا آرڈر دیکر اسے ڈیوٹی بھی سمجھاتا ہے کہ اذہبا الی فرعون انہ طغی فقولا لہ قولا لینا یعنی آپ دونوں بھائی فرعون کی طرف جائیں فرعون بڑا سر پھرا آدمی ہے اسلئے نرم اقوال سے اسکے ساتھ گفتگو کریں۔

قارئین آپ غور تو فرمائیں کہ پاپاء روم بنی ڈکٹ نے مسلمانوں کے علم حدیث سے بھی واقفیت حاصل کی ہوئی ہے کہ اللہ نے مسلم امت کے نبی کو بھی حقیقت حال سے بے خبر رکھا اور وہ کانپتے لرزتے ہوئے گھر میں اپنی بیوی سے آکر کہتا ہے جلدی کر مجھے کسی اوڑھنی میں چھپاؤ لپیٹو خبر نہیں کہ میں کیا دیکھ کر آیا ہوں اور میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ پھر گھر والی سے جو قصہ بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ یہ ماجرا ہوئی ہے تو وہ سنکر اسے تسلی دیتی ہے کہ آپ مت گھبرائیں اللہ آپ کو ضائع نہیں کریگا۔ پھر وہ اپنے شوہر کی تسلی کیلئے مبینہ طور پر اپنے ایک عیسائی چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاتی ہے اور اسے سارا قصہ سنایا جاتا ہے کہ میں غار حرا میں تھا وہاں کوئی آنیوالا آیا اور اسنے مجھے کہا اقراء تو میں نے کہا ما انا بقارء یعنی کہا کہ میں ان پڑھ ہوں؛ پھر اسنے مجھے اپنی بازوؤں میں لیکر بڑے زور سے بھینچ لیا تو مجھے اس سے بڑی تکلیف پہنچی یہ اسکا کہنا اور میرا جواب کہ میں پڑھا ہوا نہیں پھر اسکا مجھے بازوؤں میں لیکر زور سے دبوچنا یہ عمل تین بار ہوا۔ پھر کہیں میں نے اسکے پڑھنے کے مطابق اسے پڑھکر سنایا تو یہ قصہ سنکر وہ عیسائی آدمی ہمارے رسول کو اطلاع کرتا ہے کہ آپ تو نبی بنگئے ہیں یہ ساری کہانی آپکو نبوت ملنے کی نشانی ہے۔ جناب قارئین! آپنے اس حدیث میں غور فرمایا کہ اللہ ایک ان پڑھ آدمی کو پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں یہ کیا عقل کی بات ہوئی؟ اور کسی ان پڑھ کو علم آجانے کے کسبی عمل کے بجائے اس حدیث میں جبریل کے بازوؤں میں آجانے سے عالم بن جانے کا طریق بتاکر حصول علم کے معروف طریقوں سے ذہنوں کو موڑا جارہا ہے یعنی لوگ حصول علم کو بھی معجزات اور کرامات کے تابع بنالیں۔ سو بتایا جائے کہ حقائق اس طرح کے ہوتے ہیں؟ (پوپ کے اعتراضات اور ان کا پس منظر یہاں تک ختم ہوا)

جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کا قرآنی تعارف

قارئین کی خدمت میں عرض ہے کہ جناب رسول علیہ السلام کا تعارف ویسے تو قرآن حکیم نے انکے کئی تفصیلی کارناموں اور اسوہ ہائے حسنہ کے بیانات سے کرایا ہے، وہ بھی اتنا جامع جو اگر کوئی آدمی سوال کرے کہ جناب محمد علیہ السلام کی حیات طیبہ پر سیرت رسول کی کونسی کتاب پڑھی جائے؟ تو آپ جواب میں آنکھیں بند کرکے کہہ سکتے ہیں کے سیرت رسول کی سب سے بڑی کتاب قرآن حکیم ہے، سو سیرت رسول اور آں جناب علیہ السلام کی حیات طیبہ پر کل قرآنی آیات کا احاطہ کرتے ہوئے ان کی روشنی میں لکھنا اس مضمون میں میرا مقصد نہیں ہے۔ میں اس مضمون میں صرف جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کے اسم گرامی "احمد" اور لقب والے نام "محمد" کے حوالوں سے قرآنی تعارف پیش کرنا چاہتا ہون

جاننا چاہیئے کہ لفظ احمد اور محمد کا اصل سہ حرفی مادہ، حمد ہے۔ یہ لفظ اپنے ضمن میں جو معنیٰ رکھتا ہے کہ حمد بمعنی تعریف" تو قرآن حکیم نے لفظ حمد کی معنی تعریف کے لئے یہ سمجھایا ہے کے لفظ حمد کے ساتھ اگر کسی کی بھی تعریف کی جائے تو لازم ہے کہ وہ تعریف اس شخص کے ایسے کارناموں کی ہونی چاہیئے جو اسنے ایسے کام سرانجام دیئے ہوں۔ یعنی اگر کسی شخص کی تعریف ایسے کاموں اور کارناموں کے حوالوں سے کی جاتی ہو جو وہ کام اسنے سرے سے کئے ہی نہیں ہیں تو ایسی تعریف کیلئے لفظ حمد کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ (بحوالہ (3_188)

لفظ حمد کا قرآنی استعمال:

جناب قارئین، لفظ حمد اپنے مختلف صیغوں میں قرآن حکیم کے اندر کل 68 بار استعمال ہوا ہے۔ جنمیں سے چار بار جناب رسول کا لقب کے طور پر "محمد" کے نام سے نام لیا گیا ہے اور ایک بار انکے اصلی نام "احمد" متعارف کرانے کیلئے استعمال ہوا ہے، اور ایک بار جناب رسول کی مرتبت اور مقام کو لوگوں میں متعارف کرانے کیلئے "مقام محمود" کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے، یعنی کل چھ بار، اس لفظ کے صیغوں کا استعمال جناب رسول سے متعلق ہے۔

قرآن حکیم میں ایک جگہ پر مؤمنین کی اوصاف بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ التائبون العابدون الحامدون ---------- (9_112) یعنی اللہ کے وہ مؤمن بندے جو اللہ کی حمد

بیان کرنے والے ہیں، یعنی عام مؤمن لوگ جو اللہ کی حمد بیان کرنے والے ہیں وہ "حامد" کہلائے جا سکتے ہیں لیکن "احمد" اسم تفضیل والی معنی سے اللہ کی حمد بیان کرنے والا صرف ایک ہے، جو کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام ہے۔

جاننا چاہیے کہ قرآن میں لفظ حمد جو اپنی مختلف شکلوں میں کل 68 بار استعمال کیا گیا ہے ان میں سے چھ بار جناب رسول سے متعلق ہے اور ایک بار کل مؤمنین کیلئے استعمال ہوا ہے_ بقایا کل ایکسٹھ بار اللہ کی شان ربوبیت، شان مہدیت، شان احدیت، شان حاکمیت، شان مالکیت، شان قہاریت، شان مجد و غنا، شان ولایت، شان محمودیت، کے حوالوں سے استعمال کیا گیا ہے۔

جناب رسول کا نام اور لقب احمد اور محمد کیونکر:

اوپر کی گذارش سے میرے خیال میں قارئین لوگ سمجھ گئے ہونگے کہ الحمد للہ رب العالمین کی طرح یعنی قرآن حکیم میں لفظ حمد والی تعریف صرف اور صرف اللہ عزوجل نے خاص اپنے لئے مخصوص فرمائی ہے۔ یعنی یہ مقام اور مرتبت ہر کسی کی نہیں ہو سکتی" اور ہر کسی کیلئے نہیں ہے" اس حقیقت کے بعد غور کرنے اور سوچنے کا مقام ہے کہ اللہ عزوجل نے جو قرآن حکیم میں جناب عیسی علیہ السلام کی زبانی بتایا کہ میرے بعد جو رسول آنے والے ہیں جسکا نام احمد ہوگا" (6_16) اس نام یعنی اسم تفضیل کے صیغہ سے احمد کی معنی بنتی ہے ہر کسی سے زیادہ، سب سے زیادہ اللہ کی حمد کرنے والا" اس معنی کی مزید تفصیل یہ ہے کہ اللہ کی حاکمیت کا سب سے بڑا ترجمان اور وکیل اور نمائندہ وہ شخص ہے جو احمد علیہ السلام ہے، جناب رسول اللہ کا اسم گرامی احمد جو کہ اللہ کا تجویز کیا ہوا ہے، یہ اپنی معنیٰ و مفہوم میں ایک طرح سے اللہ کی جانب سے رسول کیلئے سرٹیفکیٹ ہے، سند ہے کہ اس شخص "احمد" نے میری حاکمیت اور ربوبیت عالمینی کی رسالت کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ شخص "احمد" لائق ہے اور مستحق ہے اس مقام اور مرتبہ کا جو اسے میری عطا کی ہوئی شریعت کا بہترین وکیل اور ترجمان تسلیم کیا جائے۔

اسکے بعد جو جناب رسول علیہ السلام کو قرآن حکیم میں چار مرتبہ "محمد" کہکر متعارف کرایا گیا ہے تو یہ آں جناب کا لقبی نام کہا جائیگا، لفظ محمد کی اسم مفعول کے صیغہ کے لحاظ سے معنیٰ ہے، حمد کیا ہوا، یعنی جسکی حمد بیان کی گئی ہو" آپ قارئین ابھی پڑھکر آئے کہ قرآنی استعمال کے لحاظ سے حمد کا لفظ خاص ہے اللہ کی حاکمیت کی تعریف کیلئے، اللہ کی ربوبیت عالمین کے نظام کی تعریف کیلئے، اللہ کی

حکومت اور حکمرانی کی تعریف کیلئے استعمال ہوا ہے" سو اب جو جناب رسول اللہ کو اللہ نے قرآن میں محمد کا لقب دے کر متعارف کرایا ہے تو اسکی معنی یہ ہوئی کہ یہ احمد علیہ السلام، وہ محمد ہیں جو ------- اسنے قرآن میں اسے دی ہوئی اور بتائی ہوئی نظام مملکت و ریاست قائم کرکے دکھائی ہے۔ جناب رسول کو قرآن میں اسکے اصل نام احمد کے علاوہ چار بار محمد کہنا یہ قرآن کی شاہدی ہے کہ اسنے اللہ کی دی ہوئی حکومت قائم کرکے دکھائی ہے" جناب رسول کو چار بار محمد کہنا یہ اللہ کی شاہدی ہے، کہ اسنے ہماری طرف سے اسے، عطا کی ہوئی شریعت کی حکومت کو عملا نافذ کرکے دکھایا ہے، اور قرآنی منشور حکومت پر پہلے خود عمل کیا ہے پھر اسے نافذ بھی کیا ہے، یعنی یہ احمد علیہ السلام وہ محمد ہیں جسنے اللہ کی بتائی ہوئی حکومت کو قائم کرکے دکھایا ہے۔ اور اپنی نجی زندگی اور اجتمائی زندگی میں بھی عمل میں لایا ہے"

اللہ نے جناب رسول کو "محمد" کا لقب کیوں دیا:

اللہ عز و جل جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ دشمنان دین و قرآن بڑے حیلے کرینگے کہ وہ دنیا والوں کو یہ باور کرائیں کہ کتاب قرآن کوئی نظام حکومت بتانے والی سیاسی کتاب نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ کو دنیا میں حکومت قائم کرنے کیلئے بھیجا گیا تھا، اور جیسے کہ قرآن حکیم میں اللہ نے نہایت اہم انقلابی اعلانات کئے ہوئے ہیں کہ مرد اور عورت برابر ہیں۔ (4_1) زمین کے ذخائر رزق سب کیلئے برابری کے اصول پر تقسیم ہونگے (41_10) فکر کی آزادی پر کوئی بندش نہ ہونی چاہیے (10_99) جسکی مرضی ایمان لے آئے جسکی مرضی کفر اختیار کرے (18_29) غلام سازی کے اوپر بندش لاگو کی جاتی ہے، (8_67) (6_164) وغیرہ وغیرہ تو آنجناب کا لقب محمد تجویز کرنا یہ ایک قسم کی شہادت ہے کہ اس شخص نے خود بھی احکام قرآن پر بہتر طریقوں سے عمل کیا ہے۔

دشمنوں کا جناب رسول پر الزام کہ اسنے قرآن پر عمل نہیں کیا:

محترم قارئین جیسے کہ اللہ نے اپنی عظیم الشان کتاب قرآن حکیم کے متن اور ٹیکسٹ کی حفاظت کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہوا ہے، اسلئے دشمنان قرآن عالم گیر سرمایہ داریت اور جاگیر داریت کے لے پالک دانشور لوگ، خلاف قرآن تیار کردہ علوم، علم روایات اور ان روایات سے تیار کردہ فقہ اور تفسیر قرآن اور تاریخ میں ایک طرف قرآن کے انقلابی اعلانات کی معنوی تحریف کرچکے ہیں،

دوسری طرف جناب رسول اللہ کے نام سے یہ حدیثیں بنائے بیٹھے ہیں کہ جناب رسول نے قرآن پر عمل نہیں کیا وہ بھی گھر میں لونڈیاں رکھتے تھے۔ اور فلاں بادشاہ نے جناب رسول کو فلاں لونڈی تحفے میں دی تو آپ نے اس لونڈی کو اپنے پاس گھر میں بحیثیت لونڈی کے رکھ لیا تھا" ایسے بے بنیاد قصوں والی کئی حدیثیں بخاری مسلم کتب احادیث میں ملینگی، اسطرح کی جملہ روایات بنام علم حدیث کا ایک مطلب یہ بھی بنتا ہے کہ جناب رسول علیہ السلام نے جیسے کہ قرآن حکیم کے اوامر و نواہی پر قطعا کوئی عمل ہی نہیں کیا،

جب ایسی روایات کو دیکھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے اللہ نے اپنے رسول جناب احمد علیہ السلام کا لقب گرامیقدر "محمد" اسلئے تجویز فرمایا ہے جو اسکی معنیٰ سے ثابت ہوتا ہے کہ صفت حمدیت جو اللہ کی حاکمیت اور بادشاہی کے ساتھ مخصوص ہے، تو اللہ نے اپنے رسول احمد علیہ السلام کا لقب "محمد" متعین کرکے جیسے کہ یہ ثبوت دیدیا کہ میری قرآن میں بتائی ہوئی حکومت کو، سکھائی ہوئی حکومت کو، عملی طور پر اسنے نافذ کرکے دکھایا ہے۔ یعنی جسطرح کہ میں اللہ اپنی حاکمیت اور بادشاہی کیلئے حمد کا استحقاق رکھتا ہوں، اسطرح یہ شخص احمد علیہ السلام بھی میری کتاب میں بتائی ہوئی حکومت کو قائم کرکے دکھانے کے بعد اس کے مستحق ہیں کہ انکی بھی حمد کی جائے اسلئے اسکا لقب اسی معنی سے میں اللہ تجویز کر رہا ہوں کہ یہ احمد علیہ السلام "محمد" ہیں" یعنی اللہ کی جانب سے جناب رسول اللہ کامیاب حکمران ہونے اور اللہ کی دی ہوئی کتاب کی روشنی میں حکومت قائم کرنے کا ان کے لئے یہ دوسرا سرٹیفکیٹ ہے۔

امامی علوم کی قرآن سے جنگ

محترمہ قارئین امامی علوم سے علم روایات کی دو عدد کتاب بخاری اور ترمذی میرے سامنے ہیں ان دونوں میں قرآن سے متعلق کتاب التفسیر لکھی ہوئی ہے جبکہ کتاب علم روایات "مسلم" میں کتاب التفسیر لکھی ہی نہیں گئی، ویسے قدرے تفصیل کے ساتھ امام بخاری کے کتاب التفسیر پر میں نے اپنی کسی کتاب میں تبصرہ کیا ہوا ہے، لیکن یہاں بطور نمونہ مختصر حوالوں سے انکے تفسیر کی قرآن سے جنگ اور قرآن میں مداہنت کی مثالیں پیش کرونگا" جناب قارئین! سورت مائدہ میں

رب پاک نے تین عدد آیات میں فرمایا ہے کہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولائک هم الکافرون (5_44) -----فاولائک هم الظالمون (5_45)-----
فاولائک هم الفاسقون (45_47) یعنی جو لوگ اللہ کے نازل کردہ علم وحی کی روشنی میں فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔ وہ ظالم ہیں، فاسق ہیں یہود و نصاریٰ سے خطاب کے بعد قرآن نے جناب خاتم الانبیاء سلام علیہ کو حکم دیا کہ وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیہ من الکتاب و مہیمنا علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللہ ولا تتبع اھوائم عما جائک من الحق (5_48) اور ہم نے آپکی طرف حق والی کتاب نازل کی جو آپ سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور محافظ بھی سو آپ فیصلے کریں انکے درمیاں اس علم سے جو علم اللہ نے نازل کیا ہے، آپکو ملے ہوئے حق والے علم وحی کو چھوڑ کر انکی خواہشات کی تابعداری نہ کرنا" اسکے بعد والی متصل آیت نمبر (5_49) میں بھی یہی حکم دہرایا کہ ما انزل اللہ والے علم وحی کے مطابق فیصلے کرنا اور خیال رکھنا، احتیاط کرنا، واحذرھم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک یعنی اندیشہ کرنا اور بچکے رہنا ان قرآن مخالفوں سے کہ کہیں آپکو یہ لوگ اللہ کے نازل کردہ قرآن سے برغلا کر بہکانہ چھوڑیں۔
جناب قارئین! سورۃ مائدہ جو کہ ایک سو بیس آیات پر مشتمل ہے اسکی کل تفسیر امام بخاری نے 19 حدیثوں سے کی ہے اور امام ترمذی نے اکیس حدیثوں سے کی ہے، لیکن میری اس گذارش کہ اللہ نے اس سورۃ مائدہ میں تین عدد روایات میں بار بار فرمایا کہ جو کوئی شخص اللہ کے نازل کردہ علم وحی کی روشنی میں فیصلے نہیں کریگا وہ کافر ہے۔ وہ ظالم ہے، وہ فاسق ہے۔ اور جناب خاتم الانبیا کو بھی دوبارہ متنبہ فرمایا کہ آپ بھی میرے نازل کردہ الکتاب کی روشنی میں فیصلے کیا کریں خیال کرنا کہ یہ لوگ کہیں تجھے قرآن سے بہکانہ دیں!!!
قارئین لوگو! سوچو اتنے بڑے اہم مسئلہ پر علم روایات کے نام سے تفسیر لکھنے والے اماموں نے ایک بھی کوئی حدیث ان آیات کی تفسیر میں نہیں لائی سوچا جائے کہ کیوں نہیں لائی!!! کیا یہ کوئی معمولی مسئلہ ہے؟
جناب قارئین! سورت الانعام میں اللہ کا فرمان ہے کہ ان الحکم الاللہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین یعنی حاکمیت صرف اور صرف اللہ کی ہے اور ہونی چاہئے جسکی سب باتیں حق والی ہیں

اور وہ اچھے اور بہتر فیصلے کرنے والا ہے۔ اس سورت کی تفسیر میں امام ترمذی نے کل نو عدد حدیثیں لائی ہیں اور امام بخاری نے دس عدد حدیثیں لائی ہیں لیکن ان دونوں اماموں نے ایک بھی حدیث اس حکم ربی کہ حکومت قائم کرو کی تائید میں کوئی ایک بھی حدیث نہیں لائی اور تفسیر میں بھی نہیں لائی آخر بھلا کیوں!!!؟
آگے یہی فرمان رب ذوالجلال کہ ان الحکم الا للہ یعنی حاکمیت اور بادشاہی صرف اللہ کی ہے سورت یوسف کی آیت نمبر 40 میں بھی لایا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی کتاب کی کتاب التفسیر میں اس سورۃ کی تفسیر کیلئے کل ایک حدیث وہ بھی چار سطروں والی لائی ہے اور بس اور امام بخاری نے اپنی کتاب کے کتاب التفسیر میں کل آٹھ حدیثیں لائی ہیں مطلب کہ ان دونوں اماموں نے اس آیت حاکمیت اور یہ کہ سارے فیصلے صرف اللہ کی کتاب سے کرنے ہونگے، اس مسئلہ پر کوئی ایک بھی حدیث نہیں لائی سوچا جائے کہ انکی یہ تفسیر بالروایات آخر کن باتوں کی تفسیر کیلئے لکھی گئی ہے؟ (وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم)